دنیائے ماوراء کے اسرار
مرشد اعلیٰ چنگ ہائی کا لیکچر

26 جون 1992

نیویارک، امریکہ

اقوام متحدہ میں خیر مقدم۔ برائے کرم ایک لمحے کے لئے اجتماعاً اپنے اپنے عقیدے کے مطابق دعا کریں کہ ہم مالکِ حقیقی کی نعمتوں کے شکر گزار رہیں اور ہماری خواہش ہے اور ہمیں امید ہے کہ ان لوگوں کو بھی جو ان سے محروم ہیں وہ ایسی ہی نعمتوں سے نوازے- دنیا کے پناہ گزین، جنگ کے شکار افراد، سپاہی، اور یہ بھی کہ دنیا کے رہنما اور بے شک اقوام متحدہ کے رہنما امن وسکون کے ساتھ رہنے کی اپنی خواہشات کو حاصل کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم جو کچھ بھی مانگیں گے وہ ہم کو ملے گا کیونکہ انجیل مقدس میں ایسا ہی کہا گیا ہے۔ شکریہ

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کے لیکچر کا موضوع ''دنیائے ماوراء ہے کیونکہ میرا خیال ہے کہ مجھے اس موجودہ دنیا کے بارے میں گفتگو نہیں کرنا چاہئے۔ اس دنیا کے بارے میں آپ کو معلوم ہی ہے۔ لیکن اس دنیا سے پَرے دوسری اشیاء بھی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہاں موجود سب لوگ اس کو جاننے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ دوسرے رہنماؤں کے ذریعے بنائے گئے معجزوں یا خیالی تصورات سے الگ ہے کہ جس پر آپ یقین نہ کر سکیں۔ یہ بے حد سائنسی، مدلل اور اہم ہے۔

ہم سب نے سنا ہے کہ مختلف مذہبی انجیلوں یا مسودات میں کہا گیا ہے کہ بہشتیں سات ہیں اور شعور و ادراک کی بھی سات سطحیں ہیں۔ اس کے اندر خدا کی سلطنت ہے، بدھا نیچر ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس دنیا سے پرے کچھ ایسی اشیاء ہیں جن کا وعدہ کیا گیا ہے۔ لیکن سب ہی لوگوں کی رسائی ان تک نہیں ہے جن کا وعدہ ان عہد ناموں میں کیا گیا ہے میں یہ تو نہیں کہوں گی کہ کسی کی بھی نہیں لیکن متعدد کی رسائی نہیں ہے۔ دنیا کی آبادی سے اس کا مقابلہ کرو جن لوگوں کی رسائی خدا کی سلطنت یا پھر اس دنیا سے پرے دوسری دنیا تک ہے ان کی تعداد معدودے چند ہے۔

اور امریکا میں ہونے کی وجہ سے شاید آپ لوگوں کو ایسی بہت سی کتابیں پڑھنے کا موقع ملتا ہے جو اس دنیا سے پرے اشیاء کو بیان کرتی ہیں اور امریکیوں کے ذریعے تیار فلموں میں سے کچھ ایک سراسر فکشن نہیں ہیں۔ نیز جاپانیوں کے ذریعے فلموں میں سے بھی کچھ ایک فکشن نہیں ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے شاید وہ کتابیں پڑھ رکھی ہیں جن کو ایسے افراد نے تحریر کیا ہے جو اس دنیا سے پرے ہیں یا انہوں نے بذاتِ خود خدا کی سلطنت کی کچھ جھلکیاں دیکھی ہیں۔

تو خدا کی سلطنت میں کیا ہے؟ اور جب اس موجودہ دنیا میں ہمارے پاس بہت کچھ کرنے کو ہے، ہمارے پاس کام ہے، ہمارے پاس ایک محفوظ گھر ہے، پیار کرنے والے اعزاء وا قارب ہیں وغیرہ وغیرہ تو پھر خدا کی سلطنت کے بارے میں ہم کیوں پریشان ہوں؟ ظاہر ہے کیونک ہمارے پاس پہلے ہی سے یہ سب ہے اس لیے ہمیں خدا کی سلطنت کی فکر ہونی ہی چاہئے۔ جب ہم خدا کی سلطنت کے بارے میں بات کرتے ہیں تو یہ سب نہایت ہی مذہبی لگتا ہے یہ درحقیقت خود آگہی کا ایک درجہ ہے۔ زمانہ قدیم میں لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ جنت ہے لیکن سائنسی اصطلاح میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس سے مختلف ہے، علم کا اعلا درجہ، عقل و دانش کا اگلا درجہ ہے، اور اس تک ہم رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کا طریقہ ہمیں جاننا چاہئے۔

اس لئے کچھ دن قبل تک امریکہ میں ہم سب نے سنا تھا کہ اس ایجاد کے بارے میں کہ لوگوں نے ایک مشین ایجاد کر لی ہے جو ان کو سمادھی میں لے جاتی ہے۔ کیا آپ کو کبھی اس کا تجربہ ہوا ہے؟ امریکہ میں یہ مشین فروخت ہو رہی ہے۔ چار سو سے سات سو تک، آپ کو جس درجہ کی چاہئے آپ خرید

سکتے ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ان کا حل لوگوں کے لیے ہے جو گیان دھیان، مراقبہ نہیں کرنا چاہتے ۔ صرف سمادھی میں جانا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ اس کے بارے میں نہیں جانتے ہیں تو میں مختصراً آپ کو بتائے دیتی ہوں ۔

ان کا کہنا ہے کہ یہ مشین آپ کو آرام وسکون کی ذہنی کیفیت میں لے جاتی ہے اور تب آپ کی سر ذہانت یعنی آئی کیو کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے ۔ اس سے زیادہ علم، زیادہ عقل ودانش حاصل ہوتی ہے اور آپ اپنے آپ کو عظیم محسوس کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ، اس مشین میں کچھ منتخبہ موسیقی ، ظاہری موسیقی استعمال کی جاتی ہے اس لیے آپ کو ایئر فون کی ضرورت پڑتی ہے اور تب آپ کو ہلکا سا برقی کرنٹ لگتا ہے جس سے آپ کے اندر تحریک پیدا ہوتی ہے ۔ شاید آپ کو بجلی کے کوندے بھی دکھائی پڑیں اس لئے آپ کو آنکھوں پر پٹی بھی باندھنا پڑے گی ۔ ایئر فون اور پٹی یہ سب سمادھی کے لئے ضروری ہے ۔ بہت اچھی بات ہے اور صرف چار سوڈالر میں – نہایت ہی کم قیمت ، لیکن ہماری سمادھی تو اس سے بھی سستی ہے ۔ اس کی کوئی قیمت نہیں ہے اور یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور آپ کو بیٹری یا برقی کرنٹ کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔ بار بار پلگ لگانے ، پلگ نکالنے، اور اگر مشین خراب ہو جائے تو اس کو ٹھیک کرانے کی ضرورت نہیں ۔

تو جب یہ مصنوعی روشنی اور مصنوعی موسیقی لوگوں کو آرام وسکون کی کیفیت میں لے جا سکتے ہیں اور ان کو عقل ودانش فراہم کر سکتے ہیں ۔ خیال ہے یہ سب ایسا کر سکتے ہیں لیکن میں نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ یہ مشین ایسا کرتی ہے میں نے خود اس کا تجربہ نہیں کیا ہے اس لیے شاید یہ کافی مقبول ہے اور اس کی فروخت بہت زیادہ ہے میں نے یہ سنا ہے، تو جب یہ مصنوعی اشیاء آپ کو تسکین بخش سکتی ہیں اور آپ کی آئی کیو کو بڑھا سکتی ہیں تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ اصل شئے آپ کی ذہانت بڑھانے میں کس قدر معاون ہوگی ۔ اصل شئے اس دنیا سے پرے ہے لیکن ہر شخص اس کو حاصل کر سکتا ہے تو کیا ہم اس کو حاصل کرنا چاہیں گے ۔ یہ ہماری باطنی آفاقی موسیقی ہے اور باطنی آفاقی آواز ہے اور موسیقی کی شدت جتنی زیادہ ہوگی ، باطنی روشنی یا باطنی موسیقی جتنی زیادہ ہوگی اتنی ہی زیادہ ہم اس دنیا سے دور، پرے جا سکتے ہیں اور شعور وآگہی کی اعلیٰ بلندیوں کو چھو سکتے ہیں ۔

میرا اندازہ ہے کہ یہ بالکل طبعیات کے اصولوں کی طرح ہے۔جب آپ کشش ثقل سے باہر کسی راکٹ کو بھیجنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس کے لئے زبردست قوت درکار ہوتی ہے اور یہ راکٹ فضا میں اپنی تیز رفتاری کے دوران کچھ روشنی بھی خارج کرتا ہے۔اس لیے میرا اندازہ ہے کہ جب ہم تیزی سے عالم ماورا میں داخل ہوتے ہیں تو ہمارے اندر سے روشنی کی شعاعیں بھی پھوٹتی ہوں گی اور ہم آواز بھی سن سکتے ہوں گے۔

یہ آواز ایک طرح کی ارتعاشی قوت ہے جو ہمیں اعلیٰ ترین سطحوں تک لے جاتی ہے مگر اس میں کوئی شور نہیں ہوتا اور تجربہ کرنے والے فرد کو کوئی پریشانی، اور تکلیف نہیں ہوتی۔عالمِ ماورا میں داخل ہونے کا یہی طریقہ ہے۔اس اس دنیا سے ماوراء کیا ہے جو ہماری دنیا سے بہتر ہے؟ ہر وہ چیز جس کا ہم تصور کر سکتے ہیں اور نہیں بھی تصور کر سکتے ہیں۔ایک بار جب ہم اس کا تجربہ کر لیتے ہیں تو اس کو جان جاتے ہیں۔درحقیقت کوئی دوسرا اس کو نہیں بتا سکتا ہے۔مگر اس کے لیے ہمیں کوشش جاری رکھنی ہوگی اور اس کے لیے ہمیں پوری طرح سے سنجیدہ رہنا پڑے گا۔بصورت دیگر کوئی دوسرا ہماری خاطر یہ کام نہیں کر سکتا۔بالکل اسی طرح جیسے آپ اقوام متحدہ کے کسی دفتر میں کام کرتے ہوں تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی دوسرا آپ کی جگہ کام کرے اور اس کی اجرت آپ کو ملتی رہے۔ایسے ہی کوئی دوسرا آپ کی جگہ کھانا کھالے تو آپ کی بھوک نہیں مٹ سکتی۔لہٰذا خود اس کا تجربہ کرنا ہی واحد راستہ ہے۔کوئی بھی شخص جس نے اس کا تجربہ کیا، اس سے ہم اس کے بارے میں معلومات تو حاصل کر سکتے ہیں۔مگر اس سے زیادہ استفادہ حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔اس شخص کی قوت سے جس کو خدا کا تجربہ ہو چکا ہو ہم ایک بار، کئی بار اور کچھ دن تک تجربات سے گزر سکتے ہیں پھر بغیر کسی کوشش کے فطری طور پر کچھ ''روشنی'' دیکھتے ہیں یا کوئی ''آواز'' سن سکتے ہیں مگر اکثر و بیشتر یہ سب زیادہ پائیدار نہیں رہتا۔لہٰذا ہمیں اس کا خود تجربہ کرنا ہوگا۔

اس دنیا سے پرے مختلف دنیائیں ہیں۔اس کو ہم ایک مثال سے سمجھ سکتے ہیں مثلاً ایک ایسی دنیا جو ہم سے بلندی پر ہے اس کو مغربی اصلاح میں عالم لطیف کہہ سکتے ہیں۔اس عالمِ لطیف میں سو یا اس سے بھی زیادہ مختلف درجات ہوتے ہیں۔ان میں سے ہر درجہ اپنے آپ میں ایک دنیا ہے۔اور یہ ہمارے ادراک وفہم کی سطحوں کی نمائندگی کرتا ہے۔یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ پہلے ہم یونیورسٹی

میں داخلہ لیتے ہیں اوراس یونیورسٹی کے ذریعے ہم جیسے جیسے آگے بڑھتے ہیں اس کے دوران ہر درجہ یونیورسٹی کی تدریس کے بارے میں ہمارے فہم میں اضافے کا سبب بنتا ہےاوراس کی نمائندگی کرتا ہے اس طرح ہم بتدریج گریجویشن کی تکمیل کرلیتے ہیں۔

اس عالمِ لطیف میں ہم کئی قسم کے نام ونہاد معجزے دیکھتے ہیں اورشاید ہمارے اندر بھی معجزوں کا شوق پیدا ہوتا ہے اور ہم سے معجزے بھی سرزد ہوسکتے ہیں ہم بیماروں کوٹھیک کرسکتے ہیں۔بعض اوقات ہم کچھ ایسی چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں جو دوسرے نہیں دیکھ سکتے۔ ہمارے اندر کم از کم چھ قسم کی معجزاتی قوتیں ہیں۔ہم حدِ نگاہ سے آگے دیکھ سکتے ہیں۔ہم خلا کے پار کی آوازیں سن سکتے ہیں۔فاصلہ ہمارے لیے بے معنی ہوجاتا ہے اسی کو ہم آسمانی سماعت اور آسمانی بصارت کہتے ہیں اور پھر ہم لوگوں کے خیالات جان سکتے ہیں اور یہ کہ ان کے ذہن میں کیا ہے بعض اوقات ہم یہ سب دیکھ سکتے ہیں۔وغیرہ وغیرہ۔اس طرح کی قوتیں ہمیں اس وقت حاصل ہوجاتی ہیں جب ہم خدا کی سلطنت کے پہلے درجہ تک رسائی حاصل کرلیتے ہیں۔

اوراس پہلے درجے کے اندر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے مختلف سطحیں ہوتی ہیں جن سے ہمیں بہت کچھ حاصل ہوتا ہے جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔مثلاً رہنمائی کے بعد ہم مراقبہ کرتے ہیں اور اگر ہم پہلے درجے تک پہنچ جاتے ہیں تو ہمیں کئی صلاحیتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔ہم یہاں اپنے اندر وہ ادبی صلاحیت پیدا کرسکتے ہیں جو اس سے پہلے حاصل نہیں تھی۔اس کے علاوہ ہم ایسی بہت سی باتیں جان سکتے ہیں جو دوسرے لوگ نہیں جانتے اور بہت سی دوسرے چیزیں ہمیں آسمانی تحفوں کی شکل میں حاصل ہوجاتی ہیں۔ہم شاعری بھی شروع کرسکتے ہیں یا پھر تصویریں بھی بنانے کے قابل ہوجاتے ہیں اور ہم ایسے کام بھی کرنے لگتے ہیں جن کو ہم اس سے قبل نہیں کرسکتے تھے۔ یہاں تک کہ اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے تھے۔ یہ پہلا درجہ ہے اور ہم خوبصورت اور دلنشیں انداز میں شاعری کرسکتے ہیں یا کتب تحریر کرسکتے ہیں۔مثال کے طور پر ایک غیر پیشہ ور مصنف ہوتے ہوئے بھی ہم تصنیف کرسکتے ہیں۔یہ بہت ہی مادّی فوائد ہیں جو ہم آگہی کے پہلے درجے میں حاصل کرسکتے ہیں۔

درحقیقت یہ اشیاء خدائی عطیات نہیں ہیں ۔ یہ تو پہلے ہی سے ہمارے اندر موجود ہیں اور ہم نے ان کو متحرک کیا ہے، بیدار کیا ہے اور اسی لئے ہم ان کا استعمال کر سکتے ہیں ۔ یہ پہلے درجے کا تھوڑا بہت علم ہے۔

اور جب ہم اس سے اگلے درجے میں پہنچتے ہیں تو ہم دوسری چیزیں دیکھتے ہیں اور ان کو حاصل کرتے ہیں ۔ وقت کی کمی کی وجہ سے میں آپ کو ان سب کے بارے میں نہیں بتا سکتی ۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم عمدہ کیک اور مٹھائیوں کے بارے میں جان تو لیں مگر ان کو کبھی نوش نہ کریں ۔ اس لئے میں تھوڑا بہت ہی ان کے بارے میں بتاؤں گی تا کہ آپ کی بھوک بڑھ سکے اور اگر آپ ان کو کھانا چاہیں گے تو ٹھیک ہے۔ میں بعد میں کبھی تفصیل سے ان کو بتاؤں گی تا کہ آپ کی بھوک مٹ سکے وہ بھی اسی صورت میں جب اصل چیزوں کو کھانا چاہیں گے یعنی اصل حظ اٹھانا چاہیں گے۔

اور جب اس درجے سے تھوڑا آگے جائیں گے جس کو دوسرا درجہ کہہ سکتے ہیں تا کہ چیزوں کو آسان بنایا جا سکے۔ اس دوسرے درجے میں ہم کو پہلے کے مقابلے میں بہت سی دوسری صلاحیتیں بشمول معجزات حاصل ہو جاتی ہیں، لیکن سب سے بڑی کامیابی جو اس درجہ میں ہم کو حاصل ہوتی ہے وہ مباحثے اور خطابت کی صلاحیت ہے اور کوئی بھی اس شخص پر فتح حاصل نہیں کر سکتا جس نے دوسرے درجے تک رسائی حاصل کر لی ہو کیونکہ اس شخص کو خطابت اور فصیح البیانی کی زبردست طاقت حاصل ہو چکی ہوتی ہے اور اس کی دماغی صلاحیتیں بامِ عروج پر ہوتی ہیں۔

عام فہم وفراست یا کم آئی کیو والے بیشتر افراد اُس فردِ مخصوص کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے اس کا آئی کیو اعلیٰ سطح تک پہنچ چکا ہوتا ہے لیکن یہ جسمانی ذہن کی وجہ سے جس کو توسیع دی گئی ہے نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ اس روحانی قوت، سماوی قوت، عقل ودانشمندی کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ جو پہلے ہی سے ہمارے اندر موجود ہوتی ہے، تو ہمارے سامنے بیشمار دروازے کھل جاتے ہیں ۔ ہندوستان میں لوگ اس درجے کو ''بدھی''، یعنی روشن خیالی کا درجہ کہتے ہیں اور جب آپ ''بدھی'' کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں تو ''بدھ'' بن جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مہاتما بدھ کو یہ نام دیا گیا ۔ یہ سلسلہ یہاں پر ہی تمام نہیں ہوتا ہے میں آپ کو

''بدھ'' تک ہی لے جا کر نہیں چھوڑ دوں گی۔ اس کے آگے بھی بہت کچھ ہے۔

بہت سے لوگ روشن خیال شخص کو ''بدھ'' کے نام سے پکارتے ہیں اگر وہ شخص دوسرے درجے سے آگے کچھ نہیں جانتا ہے تو شاید اس کو گھمنڈ ہو جائے کیونکہ وہ یہ سوچتا ہے کہ وہ زندہ جاوید ''بدھ'' ہے اور اس کے پیروکار اس کو ''بدھ'' پکارنے میں فخر محسوس کرتے ہیں لیکن اگر وہ دوسرے درجے پر ٹھہر جاتا ہے تو وہ صرف کسی شخص کے ماضی حال اور مستقبل میں بھی جھانک سکتا ہے، اور اس کو خطابت و فصیح البیانی کی زبردست قوت ہی حاصل ہو پاتی ہے لیکن یہ خدا کی سلطنت کا آخری سرا نہیں ہے۔

لہٰذا کسی بھی شخص کو ماضی حال اور مستقبل میں جھانکنے کی اپنی صلاحیت کی وجہ سے مغرور نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ تو آسمانی اندراجات ہیں جیسا کہ مغربی اصلاحات میں کیا گیا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک یوگا یا مراقبہ کی مشق کر کے اس آسمانی اندرجات ہیں کو پڑھ سکتا ہے جو کہ ایک قسم کی لائبریری ہے۔ ویسی ہی جیسی اقوام متحدہ کے دوسرے کمرے میں ہے اور جس میں بہت سی زبانوں میں کتب موجود ہیں۔ دنیا کی ہر زبان میں کتابیں موجود ہیں اگر آپ ان کتابوں کو پڑھنے کی قابلیت پیدا کر لیں تو اس ملک کے حالات کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص اس دوسرے درجے تک پہنچ جاتا ہے تو وہ کسی فرد کو سمجھ سکتا ہے اس کے کردار کے نشیب و فراز کے بارے میں جان سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے آپ اپنی سوانح عمری کے بارے میں جان سکتے ہیں۔

شعور و آگہی کے دوسرے درجے سے بہت کچھ اور بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جب کوئی شخص دوسرے درجے تک پہنچتا ہے جو کہ بہت ہی عجیب و غریب ہے۔ جو اس کو زندۂ جاوید ''بدھ'' بنا دیتا ہے کیونکہ اس میں آدمی پر عقل و دانش کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہم کو بہت سی چیزوں کا گیان حاصل ہو جاتا ہے ایسی بہت سی چیزوں کا جن کو ہم کوئی نام نہیں دے سکتے اور ہم سے ہر نام و نہاد معجزہ سرزد ہونے لگتا ہے۔ سہواً یا غیر سہواً کیونکہ ہم شعور و آگہی کو حاصل کر چکے ہوتے ہیں۔ ہم دکھوں کا مداوا کرنے کی قوت سے رابطہ کرنے کا طریقہ جان چکے ہوتے ہیں۔ تا کہ ہماری زندگی پرسکون اور بہترین بن سکے۔ ہم پر عقل و دانش کے دروازے کھل چکے ہوتے ہیں تا کہ ماضی اور حال کے بارے میں تمام ضروری

معلومات ہم کو حاصل ہو سکیں۔ جس سے ماضی میں کی گئی غلطیوں کی تلافی کی جا سکے اور جب ہم غلطیوں کی تلافی کر لیتے ہیں تو ہماری زندگی بہتر ہو جاتی ہے۔

مثال کے طور پر، ہم اپنے پڑوسی کے ساتھ لاعلمی میں، غیر سہواً کوئی زیادتی کر بیٹھتے ہیں اور بعد میں ہمیں اس اس کا احساس ہوتا ہے۔ اس کو سمجھنا بالکل آسان ہے۔ مان لیجئے ہمیں اس کا احساس نہیں ہوتا ہے تو ہمارا پڑوسی ہمارے خلاف ہو جائے گا اور کسی غلط فہمی یا ہماری کسی غلطی کی وجہ سے ہماری لاعلمی میں ہمارے خلاف کوئی قدم اٹھائے گا۔ لیکن اگر ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہو جائے کہ ہم سے وہ غلطی کیوں ہوئی تو اس کی تلافی آسان ہو جائے گی۔ اپنے پڑوسی سے مل کر، اس سے ٹیلی فون پر بات کر کے، یا پھر اس کو ایک پارٹی دے کر ہم اس غلط فہمی کو دور کر سکتے ہیں۔

بالکل یہی صورت ہوتی ہے شعور وآگہی کے درجے تک پہنچنے کے بعد۔ ہم خود بخود، میرا مطلب ہے خاموشی کے ساتھ ان باتوں کو سمجھ لیتے ہیں اور ان کا مداوا کر لیتے ہیں، یا وہ قوت حاصل کر لیتے ہیں جس سے ہمیں ان کا مداوا کرنے میں مدد ملتی ہے، اپنی زندگی کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اس طرح سے ہم بہت سی انہونیوں کو ٹال سکتے ہیں، کئی ناگہانی حالات کو بدل سکتے ہیں، غیر موافق حالات کو موافق بنا سکتے ہیں۔ ہاں یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم اس عجیب وغریب دوسرے درجے تک پہنچتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا یہ سب بہت ہی سائنسی اور عقلی ہے اور یہ سوچنے کی بالکل ضرورت نہیں کہ کوئی یوگی یا گیان دھیان کو پہنچا ہوا شخص کوئی صوفی ہوتا ہے یا پھر کسی دوسرے سیارے سے متعلق ہوتا ہے یہ بالکل ہماری ہی طرح اسی سرزمین کا ہوتا ہے جس نے اپنی صلاحیتوں کو ابھارا ہوا ہوتا ہے۔

امریکا میں کہا جاتا ہے کہ ہر چیز معلومات پر منحصر ہوتی ہے اسی لیے ہم ہر چیز سیکھتے ہیں۔ ٹھیک ہے نا؟ ہم ہر چیز سیکھ سکتے ہیں۔ یہ سب دنیا کی سائنس سے پرے ہے اور بڑی عجیب بات لگتی ہے لیکن جو چیز جتنی بلند ہوتی ہے اتنی آسان ہوتی ہے۔ یہ ہائی اسکول یا کالج میں پڑھائے جانے والے ریاضی کے پیچیدہ سوالات اور پرابلم سے کہیں زیادہ آسان ہے۔

دوسرے درجے میں بھی مختلف سطحیں ہیں۔لیکن میں ان کو مختصراً بیان کروں گی کیونکہ میں یہاں تفصیل سے ان سماوی اسراروں کا ذکر نہیں کر سکتی۔ بہر حال ان کی تفصیل آپ تب ہی جان سکتے ہیں جب کسی ماہر سے آپ ان کا درس لیں گے۔ یہ کوئی اسرار نہیں ہے لیکن یہ ایک طویل سلسلہ ہے لہٰذا ہمیں ہر درجے کی ہر سطح کو سیکھنا ہوگا، سمجھنا ہوگا اسی لئے میں نے کہا کہ یہ ایک طویل سلسلہ ہے۔کبھی کبھی وہ ماہر ایک سطح سے دوسری سطح تک ایک درجے سے دوسرے درجے تک مختصراً سکھائے گا۔اگر آپ کو مہارت نہیں حاصل کرنا ہے تو آپ کو تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں اس سے آپ پریشان ہو جائیں گے۔ لہٰذا آپ سرسری مطالعہ کریں کیونکہ کبھی کبھی تو مہارت حاصل کرنے کے لئے پوری عمر درکار ہوتی ہے لیکن شعور وآگہی ہم جلد حاصل کر سکتے ہیں۔

لیکن یہ تو شروعات ہے جیسے ہم کسی کورس میں داخلہ لیں پہلے دن جب آپ یونیورسٹی میں داخلہ لیتے ہیں تو یونیورسٹی کے طالبعلم بن جاتے ہیں ۔لیکن صرف داخلہ لینے ہی سے تو آپ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل نہیں کر لیتے ۔لیکن آپ فوری طالب علم تو بن جاتے ہیں۔لیکن ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے دونوں شرائط لازمی ہیں یونیورسٹی کا طالب علم ہونا اور مطالعہ کرنا۔

اسی طرح اگر آپ اس دنیا سے ماوراعالم کو جاننا چاہتے ہیں جیسے کہ کیا نیویارک جائے بغیر ہم اس کے مقامات کو — من ہٹن ، لانگ بیچ، شارٹ بیچ اور اس کے دوسرے مقامات کو جان سکتے ہیں۔(ناظرین کی ہنسی)۔اب مان لیجئے کہ آپ اس کرہ زمین سے باہر دوسرے سیارے کے بارے میں جاننا چاہیں کہ وہاں کیا ہورہا ہے۔ٹھیک ہے؟ ہم خطیر رقم خرچ کر کے میامی،فلوریڈا جاتے ہیں تا کہ وہاں جا کر سمندر میں غسل کر سکیں۔تو اسی طرح سے ہم دوسرے سیاروں میں کیوں نہیں جا سکتے یہ جاننے کے لئے کہ ہماری نزدیکی سیارے دیکھنے میں کیسے لگتے ہیں اور وہاں کے لوگ کیسے ہیں۔میرے خیال میں تو اس میں کچھ بھی عجیب وغریب نہیں ہے۔نہیں؟ یہ جسمانی سفر کے بجائے ایک طرح کا ذہنی ، روحانی سفر ہے۔یعنی دو طرح کے سفر ہوئے۔لہٰذا یہ بالکل ہی استدلالی ہے اور سمجھنے میں بے حد آسان۔

اچھا تو ہم دوسرے درجے میں پہنچ چکے ہیں اب میں آپ کو اور کیا بتاؤں؟ اس طرح سے ہم

اس دنیا میں زندگی گزار سکتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم کو دوسری دنیاؤں کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ہم نے ان کا سفر کیا ہے۔

یہ بالکل ایسی ہے جیسے کہ آپ امریکہ یا کسی دوسرے ملک کے شہری ہیں اور آپ اپنے ملک سے دوسرے ملک کا سفر وہاں کے حالات جاننے کے لئے کرتے ہیں اور میرا اندازہ ہے کہ اقوام متحدہ میں بہت سے لوگ امریکی شہری نہیں ہیں؟ ہاں ٹھیک ہے اسی طرح سے آپ اس طریقے کے ذریعے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم دوسرے سیارے یا اگلے درجے کا سفر معلومات کے لئے کرتے ہیں اب چونکہ فاصلہ بہت طویل ہے اس لئے ہم پیدل چل کر، راکٹ سے یہاں تک کہ اڑن طشتری کا بھی سہارا لے کر وہاں نہیں پہنچ سکتے۔

کچھ دنیائیں اتنی بڑی ہیں کہ ان کا احاطہ اڑن طشتری بھی نہیں کر سکتی۔ ہاں یو ایف او یعنی اڑنے والی ایک شیئے۔ لیکن ہمارے اندر وہ سہولت و شیئے موجود ہے جو کسی اُڑن طشتری سے بھی تیز رفتار ہے۔ وہ ہے ہماری اپنی روح، کبھی کبھی اس کو ہمزاد بھی کہا جاتا ہے۔ ہم اس کے ذریعے اڑان بھر سکتے ہیں بنا کسی ایندھن کے۔ بنا کسی ٹریفک پولیس کی مدد یا کسی ٹریفک جام کے۔ اور ہم کو اس کی بھی فکر نہیں ہوگی کہ کسی دن عرب ہم کو اپنا تیل فروخت کرنا بند کر دیں گے۔ (ناظرین کی ہنسی) کیونکہ یہ شیئے خود کفیل ہے۔ یہ کبھی خراب بھی نہیں ہوگی اس وقت تک جب تک ہم خود اس کو خراب کرنا نہ چاہیں۔ آفاقی ادراک میں خرابی پیدا کر کے آسمان و زمین کے درمیان ہم آہنگی کو درہم برہم کر کے۔ اس سے بچنا بے حد آسان ہے۔ میں آپ کو بتاؤں گی کہ کیسے اگر آپ جاننا چاہیں گے۔

مثال کے طور پر۔ میں مختصراً بتاؤں گی۔ میں کوئی مبلغ نہیں ہوں۔ بے فکر رہئے میں آپ کو چرچ نہیں لے جاؤں گی صرف ایک مثال کافی ہے۔

جس طرح کار ڈرائیونگ کے لئے ٹریفک کے قوانین ہیں اسی طرح سے کچھ آفاقی قوانین ہیں۔ ہم لال بتی پر ٹھہر جاتے ہیں اور ہری ہونے پر چل دیتے ہیں۔ اپنے بائیں طرف چلیں، ہائی وے پر کتنی رفتار ہونا چاہئے وغیرہ وغیرہ اسی طرح سے اس عالم میں اس مادی دنیا میں بھی کچھ بے حد آسان

قاعدے ہیں۔اس دنیا سے پرے کوئی قاعدہ قانون نہیں ہے۔ہم آزاد ہوتے ہیں بالکل آزاد شہری لیکن جب تک ہم اس دنیا میں مادی جسم میں زندہ رہتے ہیں تو ہم کو قوانین کی پابندی کرنا پڑتی ہے۔تا کہ ہم کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ہم ٹریفک قوانین کی پابندی کرتے ہیں تا کہ ہماری گاڑیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے ہم بنا کسی رکاوٹ کے تیز رفتاری سے فاصلہ طے کرسکیں۔

تو یہ قوانین انجیل مقدس میں موجود ہیں۔مسیحی انجیل میں، بدھ مت اور ہندو مت کی مقدس کتاب میں۔ بہت ہی آسان قاعدے ہیں جیسے پڑوسیوں کو نقصان نہ پہنچائیں، ہم کسی کا قتل نہ کریں، کوئی دوسرا ہمارا قتل نہ کرے۔ پیار محبت بھرے تعلقات کو نقصان نہ پہنچائیں۔ چوری نہ کریں۔شاید مہاتما بدھ کو معلوم تھا کہ بیسویں صدی میں کہ ہم کوکین اور دوسری منشیات ایجاد کریں گے اس لئے انہوں نے ڈرگ کے استعمال سے روکا۔اس میں جوا اور وہ دوسری اشیاء شامل ہیں جو ہمیں مادی غیر لافانی خوشیوں کی طرف کھینچتی ہیں اور جن سے ہم روحانی سفر کے لطف کو بھول جاتے ہیں۔

اگر ہم بنا کسی خطرے کے بلندیوں پر تیز رفتاری کے ساتھ اڑنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے طبیعاتی اصولوں کی طرح کچھ مادی اصول بھی ہیں جب راکٹ سے اڑان بھرنی ہوتی ہے تو سائنس دانوں کو کچھ اصولوں پر عمل کرنا ہوتا ہے۔اور بس ٹھیک ہے نا؟ اب چونکہ ہمیں راکٹ کے مقابلے میں کہیں زیادہ بلندی پر اڑنا ہوتا ہے، اڑن طشتریوں سے زیادہ تیز رفتار کے ساتھ —اس لئے ہمیں مزید محتاط رہنا ہوگا۔لیکن کچھ مزید تفصیلات بھی ہیں جو تشریح طلب ہیں۔اگر آپ کی ان میں دلچسپی ہوگی تو ان کی بھی تشریح کی جائے گی مگر وہ بھی اس وقت جب آپ اس کی شروعات کریں گے۔لہٰذا ہم نہیں چاہتے کہ آپ اکتا کر کہیں میں تو یہ پہلے سے ہی جانتا ہوں۔میں نے ان کی انجیل مقدس میں پڑھا ہے۔دس فرمان۔اوامر عشرہ۔

درحقیقت ہم سب نے ان کو پڑھا ہے لیکن کبھی ان پر غور نہیں کیا ہے۔اور نہ ہی سمجھا ہے۔یا پھر ہم نے ان اس کو طرح نہیں سمجھا ہے جس طرح ان کا مطلب ہے۔لہٰذا اگر آپ کو اِن کی یاد دہانی کرائی جائے یا گہرائی سے ان کا مطلب سمجھا جائے تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔مثال کے طور پر انجیل مقدس میں عہد

نامہ قدیم کے پہلے صفحہ پر خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ میں نے تمام جانوروں کو تمہارا دوست اور مددگار بنایا ہے اور تم کو ان پر حکمرانی کرنا چاہیئے۔ اور پھر وہ فرماتے ہیں کہ اس نے تمام جانداروں کے لئے ہر جاندار کے لئے الگ الگ قسم کی غذائی بنائی ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں کہتے ہیں کہ ان کو کھائیں۔ بالکل نہیں۔ اور پھر وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ہر قسم کی غذا بنائی ہے۔ کھیتوں میں ہر قسم کی نباتات، جڑی بوٹیاں اگائی ہیں، پیڑوں پر پھل اگائے ہیں جو کھانے میں لذیذ ہیں اور دیکھنے میں خوشنما ہیں۔ یہ تمہاری غذا ہونی چاہیئے۔ لیکن بیشتر لوگ اس پر توجہ نہیں دیتے اور انجیل مقدس کے بیشتر ماننے والے بنا یہ سمجھے ہوئے کہ خدائے تعالیٰ کے کہنے کا اصل مطلب کیا ہے، بدستور گوشت کھا رہے ہیں۔

لہٰذا اگر سائنسی تحقیق کی گہرائی میں جائیں تو ہم کو معلوم ہوگا کہ ہم کو گوشت خور نہیں بنایا گیا ہے۔ ہمارا نظام، ہماری آنتیں، ہمارا معدہ، دانت ہر چیز سائنسی طور پر سبزی خوری کے لئے ہی بنائی گئی ہے۔ اس لئے کوئی تعجب کی بات نہیں اگر لوگ بیمار پڑ جاتے ہیں، جلد بوڑھے ہو جاتے ہیں جلد تھک جاتے ہیں اور سُست ہو جاتے ہیں۔ جب پیدائش کے وقت وہ ذہین اور دانش مند تھے۔ وہ دن بہ دن کاہل اور سُست ہوتے جاتے ہیں اور جتنا وہ بوڑھے ہوتے ہیں اتنا ہی زیادہ وہ خرابی محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے اپنی گاڑی ''اڑنے والی گاڑی'' اڑن طشتری کو خراب کر لیا ہے۔ لہٰذا ہم ''اپنی گاڑی'' کو طویل عرصے تک، زیادہ حفاظت کے ساتھ چلانا چاہتے ہیں تو ہم کو مناسب طور پر اس کی دیکھ بھال کرنا چاہیئے۔

مثال کے طور پر اپنی کار کو ہی لیجئے۔ آپ سب لوگ کار چلاتے ہیں۔ اب اگر آپ اس میں خراب پیٹرول استعمال کریں تو کیا ہوگا۔ یہ صرف چند منٹ چل کر رک جائے گی۔ آپ اس کے لئے کار کو الزام نہیں دے سکتے یہ تو ہماری غلطی ہے۔ ہم نے غلطی سے اس میں ایسا ایندھن ڈال دیا ہے جو اس میں استعمال نہیں ہوتا۔ یا پھر اگر پیٹرول میں تھوڑا سا بھی پانی ہو تو کچھ دور تو یہ چلے گی مگر پھر تنگ کرے گی یا پھر اگر پیٹرول میں بہت زیادہ ملاوٹ ہو اور اس کو ہم صاف نہ کریں تو بھی کار کچھ دور چل کر خراب ہو جائے گی اور کبھی کبھی تو یہ بالکل ہی خراب ہو جائے گی کیونکہ ہم نے اس کی مناسب ڈھنگ سے دیکھ بھال نہیں کی تھی۔

اسی طرح کی مثال ہمارے جسم کی بھی ہے جس کا استعمال ہم اس دنیا سے لافانی دنیا کی طرف اڑان بھرنے میں کرتے ہیں، سائنسی عقل و دانش کے اعلیٰ درجے تک پہنچنے میں کرتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ہم اس کو خراب کر لیتے ہیں اور اس کا استعمال صحیح مقصد کے لیے نہیں کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہماری کار کو کئی میل چلنا ہوتا ہے وہ ہمیں دوستوں تک لے جاتی ہے ہم اس سے دفتر جاتے ہیں، خوبصورت مقامات پر گھومنے جاتے ہیں۔ لیکن جب ہم اس کی ٹھیک دیکھ بھال نہیں کرتے اس میں ملاوٹی پیٹرول ڈالتے ہیں، یا پھر صحیح آئیل استعمال نہیں کرتے ہیں پانی کی ٹنکی کی دیکھ بھال نہیں کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ تو یہ تیز نہیں چلے گی اور زیادہ دن تک نہیں چلے گی۔ ہم صرف اس سے اپنے لان کے چاروں طرف ہی گھوم سکتے ہیں، اپنے بیک یارڈ میں ہی چکر لگا سکتے ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے مگر اس طرح کار خریدنے کا بنیادی مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اس طرح ہم اپنے روپیہ، وقت اور توانائی برباد کرتے ہیں اور کچھ نہیں اس کے لئے کسی کو الزام نہیں دیا جا سکتا۔ دنیا کی کوئی پولیس اس کے لیے آپ پر جرمانہ نہیں کر سکتی کیونکہ آپ نے خود ہی اپنا روپیہ، اپنی کار برباد کی ہے جبکہ آپ اس سے طویل فاصلہ طے کر سکتے تھے، کئی جگہ گھومنے جا سکتے تھے اور تفریح کر کے حظ اٹھا سکتے تھے۔

یہی حال ہمارے مادی جسم کا ہے۔ جب ہم کو اس دنیا میں رہنا ہے تو ہمیں اس کی دیکھ بھال کرنی ہی ہوگی جس طرح اس کے اندر مختلف نظام ہیں ہمیں ان کی احتیاط کرنی ہوگی بالکل اسی طرح جیسے کوئی خلاباز راکٹ میں بیٹھتا ہے، جو اس کا آلہ ہے، ہتھیار ہے، اس کو اس بات کی احتیاط رکھنی ہوگی کہ وہ طبیعات کے اصولوں کی خلاف ورزی نہ کرے تاکہ اس کا راکٹ حفاظت اور تیز رفتاری کے ساتھ اڑے۔ لیکن خلاباز کی بھی اپنی اہمیت ہے۔ راکٹ اس کو منزل مقصود پر لے جائے گا لیکن راکٹ کی اہمیت نہیں ہے۔ بلکہ خلاباز اور اس کی منزل اہم ہے۔ کیونکہ اگر وہ راکٹ کو ایک ملک سے دوسرے ملک لے جائے تو یہ نہ صرف وقت بلکہ قوم کی دولت کی بھی بربادی ہوگی۔

لہٰذا ہمارا جسم بے حد اہم ہے کیونکہ اس کے اندر اس کا آقا ہے۔ جیسا کہ انجیل مقدس میں کہا گیا ہے۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارا جسم خدا کا گھر ہے اور قادر مطلق تمہارے اندر ہی رہتا ہے۔ تو ہمارے اندر جب قادر مطلق روح القدس کا بسیرا ہے تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس کی بے حد اہمیت ہے۔ لیکن

بیشتر لوگ اس کو سرسری انداز میں پڑھ کر آگے بڑھ جاتے ہیں، اس کو سمجھتے نہیں ہیں اس جملے کی عظمت کا اندازہ لگاتے ہیں اور نہ ہی اس کا مطلب معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ میرے پیروکار میری تعلیمات پر عمل کرنا پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اندر کون ہے اور ہماری روزمرہ کی جدوجہد فکر معاش اور اسی طرح کی مادی ضروریات کے علاوہ اس دنیا سے پرے بھی کچھ ہے۔ ہمارے اندر کہیں زیادہ خوبصورتی، زیادہ آزادی اور علم ہے اور اگر ہم اس سے استفادہ کرنے کا صحیح طریقہ جان لیں تو یہ سب ہمارا ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ سب ہمارے اندر ہی ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس کی چابی کہاں ہے، ہم نے تو اس مکان کو کافی عرصے قبل تالہ بند کر دیا تھا۔ ہم یہ بھول گئے ہیں کہ ہمارے اندر کوئی خزانہ چھپا ہوا ہے اور بس۔

لہٰذا نام ونہاد آقا، مرشد ہی اس بند دروازے کو کھولنے میں ہماری مدد کر سکتا ہے اور ہمارے ہی خزانے تک پہنچنے میں ہماری رہنمائی کر سکتا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں وقت کی قربانی دینا پڑے گی، اپنے اندر اترنا پڑے گا اور ہر آئیٹم کی جانچ پڑتال کرنا پڑے گی۔

خیر تو ہم دوسرے درجے میں تھے۔ کیا آگے بڑھنے میں آپ کی دلچسپی ہے؟ (ناظرین: ہاں بالکل) لیکن بغیر کچھ کئے آپ جاننا چاہتے ہیں (مرشد کی ہنسی) ٹھیک ہے۔ لیکن کیا آپ مجھے دوسرے ملک میں جائے بغیر اس کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟ خیر کم از کم آپ کو دلچسپی تو ہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کچھ کرنا چاہیں ٹھیک ہے۔ تو دوسری دنیا کے بعد کیا ہے۔ مگر میں نے ابھی دوسری دنیا کی تفصیل ہی پوری نہیں کی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم یہاں تمام دن نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔ تو دوسرے درجے کے بعد آپ کو زیادہ طاقت حاصل ہو جائے گی۔ تو اگر آپ اپنے ارادے پر اٹل ہیں اور عمل کرنا چاہتے ہیں تو آپ تیسرے درجے تک پہنچ جائیں گے۔ الموسوم تیسرا درجہ۔ یہ اگلا قدم ہے۔

جو شخص تیسرے درجے تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو وہ اس دنیا کی کثافت سے پوری طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اس دنیا میں حکمراں کے مقروض ہیں، دہندہ ہیں تو آگے نہیں جا سکتے۔ بالکل اسی طرح جیسے آپ کسی ملک کے مجرم ہیں تو آپ کا ریکارڈ صاف نہیں کیا جا سکتا۔ آپ دوسرے

ملک میں جانے کے لیے سرحد پار نہیں کر سکتے تو اس دنیا کے قرض میں وہ بہت سی چیزیں شامل ہیں جو ہم نے اپنے ماضی میں کی ہیں اب حال میں اور ہوسکتا ہے کہ مستقبل میں کریں۔تو ہمیں دوسری دنیا میں جانے سے پہلے ان سب کو نپٹانا ہے جیسے ہم کسٹم کا حساب بیباق کرتے ہیں۔لیکن جب دوسرے درجے میں ہوتے ہیں تو ہمیں عمل کرنا ہوتا ہے اپنے پچھلے کرموں کو بیباق کرنے کے لئے کیونکہ بغیر بیباق کئے ہم اس موجودہ زندگی میں نہیں رہ سکتے۔

مرشدوں کی دو اقسام ہوتی ہیں۔اوّل بغیر کرم کے لیکن وہ کرم کو ادھار لے کر اس دنیا میں آتا ہے۔دوسری قسم ہم جیسوں کی ہے معمولی جانداروں کی۔لیکن کرم سے پاک وصاف تو کوئی بھی مستقبل کا مرشد ہوسکتا ہے۔اور بعض اوقات مرشد درجہ اعلیٰ سے کرم ادھار لے کر نیچے آتا ہے آپ کو عجیب لگ رہا ہے نا؟ (پیشوا کی ہنسی) یہ بالکل ممکن ہے۔

مثال کے طور پر اس دنیا میں آنے سے قبل بھی آپ یہاں تھے اور صدیوں تک آپ اس دنیا میں لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں پھر آپ اس لافانی دنیا میں جو بہت دور ہے اپنے گھر میں واپس جاتے ہیں۔مختلف درجات پار کر کے کم از کم پانچویں درجے میں یہی خدائے مطلق کا گھر ہے لیکن اس سے بھی پرے کئی درجات ہیں۔

تو مثال کے طور پر جب خدا کی جانب سے سونپے گئے کام کو پورا کرنے کے لئے ہم واپس آنا چاہتے ہیں تو ہم نیچے اس دنیا میں آتے ہیں اور ماضی میں لوگوں سے تعلق ہونے کی وجہ سے ہم ان کے اکاؤنٹ میں سے کچھ ادھار لیتے ہیں یعنی کرم، صرف ادھار، اور کچھ نہیں۔اور پھر ہم ان کو اپنی روحانی طاقت سے اس کی ادائیگی کرتے ہیں دھیرے دھیرے یہاں تک کہ اس دنیا میں ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے ۔تو یہ ایک دوسری قسم کے پیشوا ہوئے اس کے علاوہ دوسری اقسام بھی ہوتی ہیں جن کا تعلق اسی دنیا سے ہوتا ہے جو مشق کے بعد فوری طور پر مرشد بن جاتے ہیں جیسے کہ گریجویٹ کی ڈگری حاصل کی جاتی ہے۔ ہاں یونیورسٹی کی طرح جہاں پروفیسر ہوتے ہیں اور طالب علم ہوتے ہیں جو تعلیم حاصل کرنے کے بعد پروفیسر بن جاتے ہیں جہاں پرانے پروفیسر بھی ہوتے ہیں اور نئے پروفیسر بھی۔اسی طرح یہ پیشوا

بھی ہوتے ہیں۔

اس لئے اگر ہم تیسرے درجے میں پہنچنا چاہتے ہیں تو ہمارے ساتھ کرموں کی ہلکی سی رمق بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ کرم کا اصول ہے۔ جیسا بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے بالکل ایسے ہی کہ اگر ہم سنترے کا بیج بوئیں گے تو ہمیں سنترے ہی ملیں گے اور اگر سیب کے بیج بوئیں گے تو سیب ہی ملیں گے۔ بالکل یہ یہی صورت کرم کے ساتھ ہے۔ یہ سنسکرت کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے جزا اور سزا انجیل مقدس کرم کے بارے میں تو کچھ نہیں بتاتی ہے لیکن یہی کہتی ہے کہ جیسا بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔

انجیل مقدس آقا کی تعلیمات کا اختصار ہے اور دیکھا جائے تو ان کی زندگی بھی انہیں تعلیمات کا پرتو تھی۔ اسی لئے انجیل مقدس میں اس کی زیادہ تشریح نہیں ہے اور انجیل مقدس کے کئی نسخوں میں اس طرح کی تحریکوں کے نام ونہاد رہنماؤں کی ضروریات کے حساب سے تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان میں روحانی اذہان والے لوگ بھی شامل ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ لوگ ہر طرح سے، اپنی اشیاء بیچتے اور خریدتے ہیں۔ دلال، ہاں یہ لوگ دلال ہی ہیں لیکن حقیقی بائیل کچھ لحاظ سے مختلف ہے، تھوڑی بہت طویل ہے زیادہ صحیح اور سمجھنے میں زیادہ آسان ہے۔ بہر حال، چونکہ ہم اس کو ثابت نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں اس کے بارے میں زیادہ بات بھی نہیں کرنا چاہیئے ورنہ لوگ کہیں گے کہ ہم اس کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اتنا ہی کہنا چاہیئے جتنا ہم ثابت کر سکیں۔

تو پھر آپ مجھ سے پوچھیں گے ''آپ نے دوسرے درجے، تیسرے درجے اور چوتھے درجے کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اس کو کس طرح ثابت کریں گی؟ ٹھیک ہے۔ میں اس کو ثابت نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر آپ میرے ساتھ میری پیروی کریں اسی راستے پر تو آپ انہی چیزوں کا مشاہدہ کر سکیں گے۔ لیکن اگر آپ میرا ساتھ نہیں دیں گے تو پھر میں ثابت نہیں کر سکوں گی۔ بہر حال میں اُن باتوں کا ذکر کرنا چاہوں گی کیونکہ ان کا ثبوت موجود ہے۔ دنیا بھر میں ہزاروں لاکھوں میرے پیروکار اس کا ثبوت ہیں۔ اس لئے میں ان کے بارے میں گفتگو کر سکتی ہوں کیونکہ ہم ان کے بارے میں جانتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے آپ کو میرے ساتھ آنا پڑے گا۔ اگر آپ یہ کہیں گے کہ آپ میرے لئے کچھ کریں اس کے

بارے میں بتائیں اور ہر چیز دکھائیں تو پھر میں ایسا نہیں کرسکوں گی۔

مثال کے طور پر اگر میں اقوام متحدہ کے اس کمرے میں موجود نہیں ہوں، اور چاہے آپ اس کمرے کے بارے میں مجھے کتنا بھی بتائیں میرے سامنے اس کی صحیح تصویر نہیں آئے گی۔ لہٰذا ہمیں اس کے بارے میں تجربہ کار رہنما سے ہی گفتگو کرنی چاہیئے اور یہاں اس کمرے میں میرے کچھ پیروکار موجود ہیں جن کا تعلق مختلف ممالک سے ہے۔ ان کو ان سب باتوں کا تجربہ ہے جن کے بارے میں آپ کو بتایا ہے۔ جزوی طور پر بھی اور کلی طور پر بھی۔ اور تیسرے درجے کے بعد اور بھی بہت کچھ ہے میں نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے وہ تو اس کا تھوڑا حصہ ہے۔ یہ تو ایک قسم کے سفر کی داستان ہے بہت ہی مختصر تفصیلاً بالکل نہیں۔ اگر ہم کسی ملک بارے میں کوئی کتاب پڑھتے ہیں تو کیا درحقیقت اس کی حقیقی تصویر ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ ٹھیک ہے نا؟ ہم سفر ناموں، دنیا کے مختلف ممالک کے بارے میں بہت سی کتابیں پڑھتے ہیں لیکن پھر بھی ہم بذاتِ خود وہاں جانا چاہتے ہیں۔ ہم اسپین، تینے رف اور یونان کے بارے میں جانتے ہیں لیکن صرف کتابوں اور فلموں کے ذریعے۔ لیکن اگر وہاں کی غذاؤں، سمندر کے، میٹھے پانی، خوبصورت آب وہوا، وہاں کے لوگوں، اور موسم کے بارے میں بذات خود تجربہ کرنا چاہیں تو ہمیں وہاں جانا ہوگا۔ صرف کتابیں پڑھ کر ہم ان کا تجربہ نہیں کرسکتے۔

بہرحال، مان لیجیئے، آپ کسی طرح تیسرے درجے سے گزر جاتے ہیں تو اس کے بعد؟ آپ کو پھر اس سے اعلیٰ درجے میں جانا پڑے گا۔ یعنی چوتھے درجے میں اور چوتھا درجہ بے حد غیر معمولی ہے اور ہم عام آدمی کے لئے ان تمام چیزوں کو بیان کرنے کے لئے آسان الفاظ استعمال نہیں کرسکتے۔ کیونکہ یہ دنیا خوبصورت ہے حالانکہ اس کے کچھ حصے بے حد تاریک ہیں۔ بغیر بجلی کے روشنی والے نیویارک سے بھی زیادہ تاریک کیا کبھی آپ کسی مکمل تاریک شہر سے رات کے وقت گزرے ہیں۔ ہاں یہ اس سے بھی زیادہ تاریک ہے۔ لیکن یہ تاریکی روشنی کے قریب پہنچنے تک ہی رہتی ہے۔ یہ ایک طرح کی بھولی بسری بستی ہے خدا کے علم تک پہنچنے پر ہی ہم کو روک دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ہمارے ساتھ تجربہ کار مرشد ہے تو ہم اس سے گزر جاتے ہیں۔ ورنہ اس جیسی دنیا میں ہم کو راستہ نہیں ملے گا۔

تو جب ہم بقا کے مختلف درجات تک پہنچتے ہیں تو ہمیں نہ صرف روحانی تبدیلیوں بلکہ مادی تبدیلیوں کا بھی تجربہ ہوتا ہے، ذہنی تبدیلیوں اور یہاں تک کہ زندگی کی ہر چیز میں تبدیلی کا احساس ہوتا ہے۔ پھر ہم زندگی کو مختلف انداز میں دیکھتے ہیں۔ ہماری چال ڈھال بدل جاتی ہے اور کام کرنے کا انداز بدل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے روزمرہ کے کام کاج کے مطالب بدل جاتے ہیں اور یہ بات ہماری سمجھ میں آجاتی ہے کہ ہم اس طرح کام کیوں کرتے ہیں اور ہم یہ ملازمت کیوں کر رہے ہیں یا یہ ملازمت بدل دینی چاہیئے۔ ہم کو اپنی زندگی کا مقصد معلوم ہوجاتا ہے اس لئے بے اطمینانی یا پریشانی محسوس نہیں کرتے۔ بالکل- لیکن اس سرزمین پر اپنے مشن کی تکمیل تک ہمیں صبر اور ہم آہنگی کے ساتھ انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمیں کہاں جانا ہے۔ اپنی زندگی کے دوران ہی ہمیں یہ معلوم ہوجاتا ہے اس لئے کہا گیا ہے کہ ''اپنی زندگی میں موت کو فراموش نہ کرو'' میرا خیال ہے کہ آپ میں سے بعض نے ایسا ہی کچھ سنا ہوگا۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ کسی بھی مرشد نے جو کچھ الگ ہی بات کرتا ہو (مرشد کی ہنسی) یہ تسلیم کیا ہو کہ ہمیں اپنے باطنی تجربات سے حقیقی لطف اٹھانا ہے۔

ایسا کس طرح ممکن ہے کسی چیز کو مثلاً مرسڈیز بینز کو مختلف انداز سے بیان کیا جائے۔ لہٰذا کوئی بھی شخص جو مرسڈیز بینز کا مالک ہو، جو اس کے بارے میں جانتا ہو وہ بھی دوسروں کی طرح اس کے بارے میں بتائے گا لیکن یہ بینز کی صحیح تصویر نہیں ہوگی۔ اس لئے اگر میں عام فہم زبان میں ان کے بارے میں بتا رہی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ عام چیزیں ہیں ان کا تجربہ ہمیں خود ہی کرنا ہوگا۔ بذات خود کام کر کے سنجیدگی کے ساتھ اور ایک رہنما کی رہنمائی میں۔ لاکھوں میں ایسا ہوسکتا ہے کہ کسی نے بذات خود ان کا تجربہ کیا ہو۔ لیکن اس میں خطرات بہت ہوتے ہیں اور صحیح نتیجے حاصل کرنا بھی مشکل ہوتا ہے اور یہ طریقہ محفوظ بھی نہیں ہوتا۔

ماضی میں کچھ لوگوں نے مثلاً سویڈن برگ نے بذات خود تجربہ کیا۔ یا پھر گورڈ جیف نے انہوں نے اپنے آپ ہی بنا کسی رہنمائی کے یہ تمام تجربات کئے لیکن جب میں نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ راہ پر خطر ہے اور اس میں بے انتہا پریشانیاں ہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ان میں سب اعلیٰ ترین درجے پر پہنچ ہی جائیں۔

تو اعلیٰ ترین درجے تک پہنچنے کے بعد، چوتھے درجے کے بعد آپ اگلے درجے میں پہنچتے ہیں یعنی پانچویں درجے میں جو مرشد کا گھر ہے۔تمام روحانی مرشد اس درجے سے آتے ہیں۔اگر ان کا درجہ اس سے اوپر بھی ہوجاتا ہے پھر بھی وہ اس درجے میں رہتے ہیں۔یہی روحانی آقاؤں کا گھر ہے۔ اوراس کے پرے، خدائے تعالیٰ کے بارے میں متعدد پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔جن کو سمجھنا بے حد دشوار ہے۔مجھے خدشہ ہے کہ کہیں آپ خلفشار کا شکار نہ ہوجائیں اس لئے میں آپ کو اس کے بارے میں کسی اور موقع پر بتاؤں گی۔یا پھر رشد و ہدایت کے بعد جب آپ کسی حد تک اس کے لئے تیار ہوجائیں گے اور پھر میں آپ کو آپ کے تخیل کے بارے میں کچھ پیچیدہ پہلو بھی بتاؤ گی۔اور یہ کہ کس طرح ان سے خدائے برحق کے بارے میں متعدد پہلوؤں کو جاننے میں ہم بھٹک بھی سکتے ہیں۔

لیکچر کے بعد سوال و جواب

س: جیسا کہ آپ نے کہا کہ مرشد لوگوں کے کرم ادھار لے سکتا ہے۔ مان لیجئے کہ کسی شخص کے کرم محو ہو چکے ہوں تو ایسے لوگوں پر اس کے کیا اثرات ہوں گے۔

م: مرشد ایسے لوگوں کے کرم محو کر سکتا ہے اگر وہ چاہے تو۔ درحقیقت ہدایت اور روشناسی کے بعد تمام مقلدوں کے ماضی کے کرموں کو محو کرنا ہوتا ہے، مٹانا ہوتا ہے اور زمانۂ حال کے کرموں کو باقی چھوڑنا ہوتا ہے تاکہ آپ موجودہ زندگی گزارتے رہیں۔ ورنہ ہم فوراً ہی موت سے ہمکنار ہو جائیں گے کرم کے بنا ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے پیشوا کو ماضی کے کرموں کو مٹانا ہوتا ہے تاکہ وہ شخص صاف ستھرا ہو جائے۔ صرف تھوڑے سے کرم ہی باقی چھوڑ دیئے جاتے ہیں اس کی زندگی کی بقا کے لئے اس کے بعد سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ رشد و ہدایات حاصل کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ اگر وہ اپنی زندگی میں غلطیوں اور برائیوں سے مبرّا ابھی ہے تو بھی اور پھر یہ بھی کہ وہ اپنی سابقہ زندگی میں کتنا صاف وستھرا تھا۔ میرا خیال ہے کہ بات آپ کی سمجھ میں آئی ہو گی۔

س: آپ کی پریکٹس، مشق کا مقصد کیا ہے؟

م: کیا مقصد کے بارے میں میں نے آپ کو بتایا نہیں؟ آپ اس دنیا سے ماورا سفر کرتے ہیں۔ خدا کی سلطنت میں واپس جاتے ہیں۔ اپنی عقل و دانشمند کو پہنچانتے ہیں اور ایک اچھے انسان بن جاتے ہیں۔

س: کیا تمام درجات، سطحوں میں کرم ہوتے ہیں؟

م: سب میں نہیں بلکہ صرف دوسرے درجے میں۔ کیونکہ ہمارے دماغ کی جو ایک کمپیوٹر کی طرح ہے تخلیق اسی درجے میں ہوتی ہے۔ تو جب ہم اعلیٰ درجے سے اس مادی دنیا میں آتے ہیں مان لیجئے کسی مقصد سے یہاں تک اگر کوئی مرشد بھی پانچویں درجے سے اس مادی دنیا میں آتا ہے تو اس کو بھی

دوسرے درجے میں ٹھہر کر اس کمپیوٹر کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ وہ اس کو اپنے جسم میں فٹ کر کے ہی دنیا میں کام کرتا ہے بالکل ایک غوطہ خور کی طرح۔ سمندر میں غوطہ لگانے سے پہلے اس کو ماسک، آکسیجن وغیرہ لگانا ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ ان آلات کو اپنے جسم میں فٹ کر کے عجیب وغریب شکل میں آجاتا ہے۔ بالکل کسی مینڈھک کی طرح۔ بالکل اسی طرح ہم کمپیوٹر، مادی رکاوٹوں کے ساتھ عجیب شکل اختیار کر لیتے ہیں ورنہ اس کے بغیر تو ہم دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں۔ اگر آپ سوچتے ہیں کہ آپ خوبصورت ہیں تو بھی اس کے مقابلے میں بدصورت ہوتے ہیں ان تمام آلات کی وجہ سے جو آپ اس دنیا میں اس دنیا کے حالات میں غوطہ لگانے کے لئے پہنتے ہیں۔

اسی طرح دوسرے درجے سے اگلے درجے میں جاتے وقت ہمیں اپنا کمپیوٹر وہاں پر ہی چھوڑنا پڑتا ہے کیونکہ اس کے بعد ہمیں اس کی ضرورت نہیں رہتی ہے بالکل اسی طرح جب ایک غوطہ خور ساحل پر پہنچنے کے بعد اپنے تمام آلات، ماسک آکسیجن، سلنڈر وغیرہ الگ کر دیتا ہے تو اپنے اصلی جامے میں آجاتا ہے۔ بالکل اسی طرح۔

س: جیسا کہ آپ نے کہا کہ دوسرے درجے کے بعد مزید آگے جانے سے پہلے آپ کو اپنے تمام کرم چھوڑنا پڑتے ہیں، یا اپنے آپ کو صاف وستھرا، پاک وصاف کرنا ہوتا ہے۔ کیا اس سے آپ کا مطلب ماضی کے کرموں سے ہے جو آپ کے ساتھ اس زندگی میں آتے ہیں؟

م: کیونکہ کوئی بھی ''کمپیوٹر'' ہر چیز کو رجسٹر نہیں کرسکتا۔ ہمارے کرم صرف اس کمپیوٹر، دماغ کی وجہ سے ہمارے ساتھ ہوتے ہیں جو اس مادی دنیا کے تمام تجربات کو ریکارڈ کرتا ہے۔ اس کا یہی مقصد ہے۔ ہمارا ہر نیک وبد کام اس میں رجسٹر ہوتا ہے اسی کو کرم کہا جاتا ہے۔ کرم کیا ہے؟ اچھے وبُرے تجربات، ہمارے ردعمل اور زندگی کے تجربات جن سے ہم سیکھتے ہیں اور چونکہ ہمارا ضمیر بھی ہمارے ساتھ ہوتا ہے جو ہمیں نیک وبد کی تمیز کراتا ہے۔ اس کو ہم کرم کہتے ہیں اور برائی ہی ہمارے اوپر بوجھ بن جاتی ہے جس طرح کوئی بوجھ، سامان ہمیں پہاڑ کی اونچائی پر چڑھنے میں، کشش ثقل کی وجہ سے ہمارے کام کو مشکل بنا دیتا ہے۔ تو نظم وضبط، اصول وقوانین، عادات ورسم وروایات جو ہر ملک میں مختلف ہوتے ہیں ہمیں نیک وبد کا پابند بناتے ہیں۔ لہٰذا جب اس دنیا کے لوگوں سے ہمارا رابطہ ہوتا ہے تو کسی ملک کے قوانین، رسم وروایات کے مطابق ہمیں نیک وبد، جرم اور معصومیت، کا تجربہ ہوتا ہے اور ہم اس

عادت کے مطابق سوچنے لگتے ہیں کہ اگر یہ کریں گے تو اچھا ہوگا اور وہ کریں گے تو بُرا ہوگا۔ اور ہمارا دماغ ان سب کو ریکارڈ کرتا ہے۔ یہی چیز ہمیں ہجرت کراتی ہے اور یہی چیز اس مادی دنیا میں یا اس سے کم صرف اس سے کم بلند دنیا میں پابند بناتی ہے۔ ہم بالکل آزاد نہیں ہیں نہ ہی بالکل ہلکے پھلکے کہ اوپری دنیا میں آسانی سے تیر سکیں۔ صرف اور صرف اسی تخیل، پیش بینی کی وجہ سے۔

س: ہماری پیدائش کے وقت کیا یہ پہلے سے طے ہوتا ہے کہ ہم ہر بار، ہر زندگی میں کسی خاص درجے تک پہنچیں گے؟

م: نہیں ہم تیز یا سُست رفتاری کے ساتھ چلنے کے لئے آزاد ہوتے ہیں مثلاً، جب آپ اپنی کار میں ایک سو لیٹر پیٹرول ڈالتے ہیں تو یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس سے تیز چل کر اپنی منزل پر جلد پہنچیں یا پھر سست رفتاری سے فاصلہ طے کریں۔

س: میں پوچھنا چاہتا ہوں فرشتوں کے بارے میں وہ کس درجے میں ہوتے ہیں؟

م: کس درجے میں؟ اوہ- اس کا دارمدار فرشتوں کی اقسام پر ہوتا ہے۔

س: محافظ فرشتے!

م: یہ صرف دوسرے درجے تک ہوتے ہیں، فرشتے انسانوں سے کمتر ہوتے ہیں۔ ان کا کام ہماری خدمت ہے۔

س: اور وہ اس سے اوپر نہیں جاتے ہیں۔

م: نہیں جب تک کہ وہ انسان نہ بن جائیں۔ وہ انسانوں پر رشک کرتے ہیں کیونکہ انسانوں کے اندر خدا کا بسیرا ہوتا ہے ہمارے پاس خدا تک پہنچنے کی تمام سہولیات موجود ہیں۔ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اس بارے میں میں آپ سے کسی اور دن بات کروں گی۔ ان فرشتوں کو ہمارا خدمتگار بنایا گیا ہے۔ ان میں مختلف قسم کے فرشتے شامل ہیں۔ مثال کے طور پر اگر خدا نے کسی چیز کو بنایا ہے تو وہ ہمارے لئے ہے اور اگر ایسا نہیں ہے۔ اس سے پرے سوچئے لیکن کبھی کبھی کوئی چیز بنا کسی مناسب نظم کے بنائی جاتی ہے تا کہ اس کو سدھارا جا سکے۔

مثال کے طور پر آپ کا مکان جہاں آپ کوئی چیز اپنے آرام کے لئے بناتے ہیں اور یہ بڑی عجیب

وغریب ہوتی ہے مثلاً آپ بیٹھے بیٹھے اپنے گھر، باغ کی تمام روشنیاں جلا سکتے ہیں اور بجھا سکتے ہیں۔ اور اپنے ٹی وی کو آف یا آن کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اس کو ایجاد کیا ہے۔لیکن یہ آپ کے لئے ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ سب چیزیں آپ سے بہتر لگتی ہیں کیونکہ یہ ایک جگہ سے دوسری چیزوں کو کنٹرول کر سکتی ہیں جبکہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ آپ سے بہتر ہیں۔ان کی تخلیق کا مطلب آپ کی خدمت ہے۔آپ سے بہتر ہوتے ہوئے بھی یہ آپ سے بہتر نہیں ہیں۔ ہاں کمپیوٹر بنی نوع سے بہتر نہیں ہوسکتا ہے۔

س: محترم مرشد چنگ ہائی: میں جاننا چاہتا ہوں کہ ہماری روح اس جسم میں ہے تو کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے بھی ہم نے اس جسم سے نجات حاصل کی تھی۔ کیا ہم ہمیشہ سے ہی اسی حالت میں تھے یا اس سے بھی بہتر حالت میں تھے۔ تیزی سے آگے بڑھنے کے لئے کیا طریقہ بہتر ہے؟

م: جسم کو چھوڑنے اور آگے بڑھنے کے لئے؟ ہاں ممکن ہے اگر ہمیں وہ طریقہ معلوم ہو۔جسم کو چھوڑنے اور آگے بڑھنے کے لئے کئی طریقے ہیں۔بعض افراد تو کچھ ہی دور جاتے ہیں جبکہ کچھ بہت دور جاتے ہیں۔جبکہ بعض لوگ منزل تک پہنچ جاتے ہیں۔اس لئے میں نے جو تقابلی مطالعہ کیا ہے ان کی بنیاد پر میں کہہ سکتی ہوں کہ ہمارا طریقہ بہترین ہے۔ یہ مطالعہ میں نے اس وقت کیا تھا جب میں جوان تھی ،حالانکہ میں اب بھی جوان دکھائی دیتی ہوں مگر اُس وقت میں بالکل ہی جوان تھی۔ ہاں تو ہمارا طریقہ آخری حد تک جانے کے لئے بہترین ہے۔اگر آپ دوسرے طریقے اپنانا چاہتے ہیں تو وہ بھی موجود ہیں۔ کچھ کو آپ بازار سے خرید سکتے ہیں۔ کچھ سے عالم لطیف میں پہنچ سکتے ہیں، کچھ تیسرے اور چوتھے درجے تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں لیکن بہت سے لوگ پانچویں درجے تک پہنچ سکتے ہیں۔اس لئے ہمارے طریقے سے ہمارے مشق سے نجات حاصل کرنے سے قبل آپ پانچویں درجے تک پہنچ سکتے ہیں۔لیکن آپ اکیلے ہی وہاں جائیں گے۔اس کے بعد خدا کی ذات کے مختلف پہلوؤں تک ہم رسائی حاصل کر سکتے ہیں، پانچویں درجے کے بعد لیکن یہ تجربہ ہمیشہ ہی خوشگوار ثابت نہیں ہوتا۔

ہم ہمیشہ یہ تصور کرتے ہیں کہ جتنی زیادہ بلندی ہوگی اتنی ہی بہتر ہوگی۔لیکن یہ ہمیشہ ہی صحیح نہیں ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض اوقات ہم کسی خوبصورت محل میں جاتے ہیں اور محل کا مالک ہمیں دیوان خانے میں بٹھاتا ہے۔ وہاں ٹھنڈے مشروبات، لذیذ کھانوں اور انواع اقسام کی غذاؤں سے ہماری

خاطر کی جاتی ہے۔اس سے ہمیں خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اندر سے بھی محل کی سیر کریں اور ہم گھر کی مختلف چیزوں کو دیکھتے ہوئے کچرا گھر تک پہنچتے ہیں کچھ غیر ضروری چیزیں بھی دیکھتے ہیں۔ہم گھر کا پاور ہاؤس بھی دیکھتے ہیں جو گھر سے دور عقب میں ہوتا ہے، اور وہاں ہمیں شاک لگتا ہے اور ہم مرجاتے ہیں اس لئے ان درجات کی مزید گہرائی تک جانا صحیح نہیں ہوتا لیکن ہم ایڈونچر کی خاطر ایسا کرتے ہیں۔

س: میں دو سوال پوچھنا چاہتا ہوں، اوّل، اگر ماضی کی کچھ یادیں ہیں تو وہ کس درجے سے متعلق ہوتی ہیں۔ دوئم، پچھلی زندگی کا تعلق موجودہ کرموں اور موجودہ فہم سے کس طرح ہوتا ہے۔کس طرح اس کا تعلق بقول ''سامان کی زیادتی'' سے ہوتا ہے؟

م: ہاں بالکل: انکا بہت گہرا تعلق ہے۔ پہلا سوال کہ کرم کہاں سے آتے ہیں۔آپ یقینی طور پر پچھلی زندگی کے ریکارڈ کو پڑھ سکتے ہیں اور جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ پچھلی زندگی کے ریکارڈ آسمانی ریکارڈ سے آتے ہیں۔ ہاں دوسرے درجے میں یہ ایک طرح کی لائبریری ہے جہاں پر ہر وہ شخص پہنچ سکتا ہے جو اس درجے تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔مثال کے طور پر اقوام متحدہ کی لائبریری تک ہر شخص نہیں پہنچ سکتا ہے لیکن میں آج یہاں پہنچ سکتی ہوں کیونکہ میں یہاں مدعو ہوں ٹھیک؟ ہر شخص یہاں نہیں آسکتا لیکن آپ آسکتے ہیں کیونکہ آپ یہاں کے ریزیڈنٹ ہیں اسی طرح جب ہم دوسرے درجے میں پہنچتے ہیں تو ہم ماضی کی زندگی کو پڑھ سکتے ہیں۔ جب ہم پہلے درجے میں ہوتے ہیں تو ہم ماضی کی زندگی کی جھلک دیکھ سکتے ہیں۔لیکن یہ مکمل اور لائق اعتبار نہیں ہوتا ہے۔

اچھا اب دوسرا سوال کہ پچھلی زندگی کے تجربات کا تعلق موجودہ کرموں سے ہے؟ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ تجربات ہیں جو ہم موجودہ زندگی پر عبور حاصل کرنے کے لئے سیکھتے ہیں۔ ماضی میں آپ جو کچھ یافت کرتے ہیں زمانہ حال میں اس پر عمل کرتے ہیں اور اسی طرح ماضی کے متعدد ناخوشگوار واقعات اس وقت آپ کو خوفزدہ کر دیتے ہیں جب آپ ماضی کی مماثلت رکھنے والی علامات کو دیکھتے ہیں۔مثال کے طور پر پچھلی زندگی کے دوران تاریکی میں آپ سیڑھیوں سے گر کر زخمی ہو جاتے ہیں اور کوئی آپ کی مدد کو نہیں آتا تو جب آپ موجودہ زمانہ میں سیڑھیوں پر چلتے ہیں تو آپ کچھ خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔خصوصاً اس وقت جبکہ گہری تاریکی ہو تو آپ اس کشمکش میں ہوتے ہیں کہ آپ سیڑھیوں سے اتریں یا نہیں یا پھر آپ نے اگر پچھلی زندگی میں سائنسی تعلیم حاصل کی ہو اور اس میں تحقیق کی ہو تو اس زندگی میں آپ اسی

میدان میں دلچسپی لیں گے۔ یعنی اگر آپ اس زندگی میں سائنسداں نہیں ہیں پھر بھی آپ سائنسی شعبے میں کشش محسوس کریں گے اوراسی طرح کی دوسری باتیں بھی ہوتی ہیں۔

اسی وجہ سے موزارت چار سال کی عمر سے ہی ایک جینیس تھا۔ اس نے بنا سیکھے اور بنا کسی مشق کے پیانو بجانا شروع کردیا اوراب وہ ایک مشہور فنکار ہے۔ وہ اس لئے جینیس تھا کیونکہ اس نے اپنی پچھلی زندگیوں میں کافی مشق بہم پہنچائی تھی یہاں تک اس نے اس فن میں مہارت حاصل کرلی۔ لیکن اس کے بعد وہ موت سے ہمکنار ہوگیا۔ لیکن اپنے کیریر کی بلندی پر پہنچنے سے قبل ہی وہ مرگیا۔ کیونکہ اس کوموسیقی سے بے حد لگاؤ تھا اس لئے اپنے کیریئر کو چھوڑتے وقت اس کے دل میں ایک خلش باقی تھی۔ اس لئے وہ واپس آیا اوراس کے ساتھ ہی پچھلی زندگی میں موسیقی کی اس کی بے پناہ صلاحیت کا اس کا سابقہ تجربہ بھی آیا۔ وجہ تھی مرتے وقت اپنا کیریر جاری رکھنے کی اس کی زبردست خواہش۔

اوراس دنیا میں دوبارہ جنم لینے سے قبل بہت سے افراد عالم لطیف یا دوسرے درجے میں بہت سی چیزیں سیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو دوسرے لوگوں کے مقابلے میں سائنس، موسیقی، ادب یا پھر ایجادات کے شعبے میں بے پناہ خداداد صلاحیت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایسے لوگ اس قسم کی غیر معمولی ایجادات کرتے ہیں جن کا تصور بھی دوسرے لوگوں کے لئے محال ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ وہ لوگ پہلے ہی سے ان کے بارے میں جانتے ہیں۔

اس طرح سے اس دنیا اوراس دنیا سے ماورا دوسری دنیا میں لوگوں کے پاس سیکھنے کی دوطرح کی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ اوّل جن کے پاس کوئی خداداد صلاحیت ہوتی ہے جیسے جینیس لوگ یہ لوگ دوسری دنیا مثلاً عالم لطیف سے ہی سیکھ کر ایکسپرٹ بن جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی تیسری دنیا سے ہی سیکھ کرآتے ہیں بشرطیکہ یہ واپس آنا چاہیں۔ یہ لوگ اپنے شعبہ میں ماہر ہوتے ہیں اور یہی لوگ جینیس کہلاتے ہیں۔

س: آپ کس طرح سے لوگوں کو ہدایت دیتی ہیں اور ایک بار جب ان لوگوں کی رہنمائی ہوجاتی ہے تو ان کی روزمرہ کی پریکٹس میں کیا چیزیں شامل ہوتی ہیں۔

م: اوّل تو یہ کہ اس کے لیے ان سے کوئی فیس نہیں لی جاتی اور نہ ہی ان پر کوئی پابندی ہوتی ہے سوائے اس کے آپ خود ہی اپنے آپ کو پابند بنالیں، کیا اس کے بعد بھی آپ مزید جاننا چاہیں گے؟ تو

اَب سوال ہے شرائط کا—اس کے لیے کسی قسم کا تجربہ ضروری نہیں ہے، یوگا یا مراقبہ کے بارے میں کسی قسم کی معلومات بھی ضروری نہیں ہیں۔لیکن آپ کو پوری زندگی کے لئے سبزی خور بننا پڑے گا۔انڈا بالکل نہیں ،دودھ یا پنیر چلے گا۔کوئی بھی چیز جس میں جانوروں کی ہلاکت شامل نہ ہو اس کو آپ کھا سکتے ہیں۔

انڈے کھانے سے چونکہ نصف ہلاکت ہوتی ہے حالانکہ یہ کوئی جاندار نہیں ہوتا اس کے باوجود چونکہ یہ اپنے اندر منفی قوت کی کشش کا رجحان رکھتا ہے اس لیے منع ہے۔یہی وجہ ہے کہ بہت سے کالے اور سفید جادو کے ماہر یا بہت سے نام ونہاد ووڈو لوگ انڈوں کا استعمال بھوت پریت کا اثر دور کرنے کے لیے کرتے ہیں۔کیا آپ لوگوں کو یہ بات معلوم ہے(سامعین میں سے کچھ لوگ اس کا جواب ہاں میں دیتے ہیں)اچھا تو آپ جانتے ہیں۔اوہ یہ تو اچھی بات ہے کم سے کم میں اس بات کا ثبوت دے سکتی ہوں۔حالانکہ فوری عرفان کا نہیں(سامعین کی ہنسی)

رہنمائی کے وقت آپ کو خدا کے نوُر اور آواز کا تجربہ ہوتا ہے روحانی موسیقی آپ کو بیداری کے بلند درجات تک لے جاتی ہے اور تب آپ کو سمادھی — زبردست سکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد اگر آپ سنجیدہ رہتے ہیں تو آپ اس کی پریکٹس گھر بھی کر سکتے ہیں اور اگر نہیں تو میں آپ سے کوئی زبردستی نہیں کر سکتی اور نہ آپ کو پریشان کر سکتی ہوں۔اگر آپ اس سلسلے کو جاری رکھنا چاہتے ہیں اور مجھ سے مدد کے طالب ہوتے ہیں تو پھر میں آپ کے ساتھ ہوں ورنہ نہیں۔اور یہی اس کا طریقہ ہے اس کے لیے آپ کو ڈھائی گھنٹے روزانہ کا مراقبہ کرنا ہوگا۔ صبح جلد اٹھ جائیں—اور سونے سے قبل دو گھنٹے کا مراقبہ کریں جبکہ آدھے گھنٹے کا مراقبہ آپ دوپہر کے کھانے کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔اور میرے جانے کے بعد دوپہر کے کھانے کے ایک گھنٹے کے وقفے میں آپ کسی بھی کونے میں یہ ریاضت کر سکتے ہیں۔اور شام کے وقت آپ ایک گھنٹہ یا آدھا گھنٹہ لگا سکتے ہیں یا صبح جلد اٹھ کر ایک گھنٹے کی ریاضت کر سکتے ہیں۔

اپنی زندگی میں باقاعدگی لائیں، ٹی وی دیکھنے اور گپ شپ کرنے، ٹیلی فون کرنے ،اخبار بینی کے اوقات میں کمی کر کے آپ کچھ زیادہ وقت نکال سکتے ہیں۔درحقیقت ہمارے پاس بہت سا وقت ہے لیکن بعض اوقات ہم اس کو ضائع کر دیتے ہیں۔یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ ہماری کار گھر کے پچھلے حصے میں دوڑتی رہے، بجائے اس کے کہ ہم اس سے لمبی دوری طے کر کے لانگ آئی لینڈ جائیں۔کیا آپ

اس سے مطمئن ہیں (سوال کرنے والے کا اثبات) کوئی پابندی نہیں سوائے اس کے کہ آپ اس کی پریکٹس کرنے کا عزم کریں۔ روز بہ روز آپ کے اندر بہتر تبدیلی آئے گی۔ اور آپ کے اندر وہ معجزے رونما ہوں گے جن کی آپ نے خواہش کی تھی۔ ہاں ایسا ہوگا۔ اور تب آپ کو زمین پر ہی جنت کا تجربہ ہوگا لیکن اس کے لیے آپ کو سنجیدہ ہونا پڑے گا۔ ہمارے ہزاروں پیروکار یہ مشق کر رہے ہیں اور کئی سال گزرنے کے بعد بھی کرتے رہیں گے۔ چونکہ وہ اپنی مشق میں سنجیدہ ہیں ان کو بہتر سے بہتر تجربات ہو رہے ہیں۔

س: برائے کرم آگہی کی نوعیت کی وضاحت کریں۔

م: آگہی کی نوعیت ٹھیک ہے۔ اس کی وضاحت تو بہت مشکل ہے لیکن اس کا تصوّر کرنے کے لیے آپ اپنی عقل و دانشمندی کا استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ ایک طرح کی دانشمندی ہے جیسے کہ آپ کسی بات کو پہلے کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے سمجھیں۔ ہاں آپ کو اس دنیا سے ماورا چیزوں کو جاننا ہوگا جبکہ آپ اس دنیا میں موجود بہت سی چیزوں کو نہیں جانتے ہیں اور بہت سی چیزوں کو سمجھتے ہیں جبکہ آپ نے اس سے قبل ان کو نہیں سمجھا ہوگا یہی آگہی ہے۔

اور جب آپ آگہی یعنی نام و نہاد دانشمندی کے دریچے کھولتے ہیں تب آپ کو معلوم ہوتا آپ کون ہیں، آپ کے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے اور اس دنیا سے ماورا بھی کیا ہے اور وہاں کون ہے۔ اس دُنیا میں بہت سی چیزیں ہیں اس لیے آگہی کے درجات میں فہم کی بہت سی ڈگریاں شامل ہیں بالکل اسی طرح جیسے کالج سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کرنا جہاں گریجویشن کی ڈگری حاصل کرنے تک جتنا زیادہ سیکھتے ہیں اتنا ہی زیادہ آپ کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

غیر مرئی چیزوں کے بارے میں وضاحت کرنا بہت مشکل ہے لیکن میں نے کچھ تھوڑی سی کوشش کی ہے۔ یہ ایک طرح کی شعور و آگہی ہے اور اس کی وضاحت بہت مشکل ہے۔ جب آپ آگہی کے مختلف اعلیٰ درجات تک پہنچتے ہیں تو آپ کی فہم مختلف ہو جاتی ہے۔ آپ چیزوں کو مختلف انداز سے سمجھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں۔ آپ اپنے اندر سُکھ شانتی اور سکون کا احساس کرتے ہیں آپ کی ساری پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں اور آپ کی روزانہ کی زندگی کا مقصد واضح ہو جاتا ہے۔ آپ اپنے مسائل کو بہتر

انداز میں حل کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ یہی نہیں یہ آپ کو اس مادی دنیا میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے اور آپ کے باطن میں آپ کو جو احساس ہوتا وہ صرف آپ ہی جانتے ہیں ان سب چیزوں کی وضاحت بڑی مشکل ہے۔ جیسے کہ جس لڑکی سے آپ پیار کرتے ہیں اور اس سے شادی کرتے ہیں تو اس احساس کو صرف آپ ہی سمجھ سکتے ہیں کوئی دوسرا نہیں۔

سوال: مقدس مرشد اس رہنمائی کے لیے آپ کا شکریہ۔ بہتر ہوتا کہ آپ ضمیر کے بارے میں بھی کچھ روشنی ڈالتیں۔ آج کے زمانے میں بہت سے مرشد جلد تعلیم و تدریس کے فوری مواقع فراہم کر رہے ہیں جبکہ ماضی میں یہ بہت مشکل تھا۔ کیا آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں گی۔

م: ہاں ضرور۔ ہمارے زمانے میں ذرائع مواصلات بہتر ہیں۔ اس لیے ہم اپنے ماضی کے مقابلے میں اپنے موجودہ پیشواؤں کے بارے میں کہیں بہتر جانتے ہیں۔ جو ماسٹر اب موجود نہیں ہیں یا جن تک ہماری رسائی نہیں ہے۔ بے شک یہ صحیح ہے کہ دوسروں کے مقابلے میں کچھ پیشواؤں تک ہماری رسائی ممکن ہے۔ لیکن اس کا انحصار ان کے انتخاب، ان کی خواہش یا ان کے اس پیار پر منحصر ہے جو وہ لوگوں سے کرتے ہیں۔ لیکن ہر دور میں ایک، دو، تین، چار یا پانچ پیشوا آتے رہے ہیں لیکن ان کی تعداد کا انحصار وقت کی ضرورت پر ہے۔ آج ہم بہت سے پیشواؤں کے بارے میں جانتے ہیں بھلے ہی ان کے درجات مختلف ہوں اور اس کے لیے ہم ذرائع ابلاغ — ٹیلی ویژن، ریڈیو اور لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والی کتابوں کے مشکور ہیں۔

پرانے زمانے میں ہمیں جب کوئی کتاب چھپوانی ہوتی تھی تو سب سے پہلے ہمیں کلہاڑیوں سے پورا پیڑ کٹوانا پڑتا تھا اور اس کے بعد پتلے پتلے تختے کٹوا کر ان پر ایک قسم کے پتھر سے پالش کروانا ہوتی تھی اور اس کے بعد ہم ان پر الفاظ کھودتے تھے اگر آپ کو اسی طرح لکھی ہوئی بائبل ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ہو تو بڑے بڑے ٹرکوں کا قافلہ درکار ہوتا تھا۔ اور اس طرح سے ہم چند ہی ایک پیشواؤں کو جان سکتے تھے۔

تو اس طرح سے دیکھا جائے ہم لوگ بہت خوش قسمت ہیں۔ آپ جو چاہیں خرید سکتے ہیں اور اپنی مرضی کی اشیاء کا انتخاب کر سکتے ہیں اور اس طرح کوئی بھی آپ کو بے وقوف بنا کر یہ نہیں کہہ سکتا

''میں سب سے بہتر ہوں'' ہاں۔ آج اپنی عقل کا، اپنی دانشمندی کا بہتر استعمال کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ ''اوہ یہ بہتر ہے'' یا ''وہ والی چیز بہتر ہے''، ''یہ چیز دیکھنے میں اچھی ہے'' اور ''وہ چیز بری'' (سامعین کی ہنسی)

س: آپ نے خریداری کی بات کی ہے تو کیا آپ کسی ایسے شخص کی ہدایت کرنا پسند کریں گی جس نے اس سے قبل کسی دوسرے مرشد سے ہدایت حاصل کی ہو؟

م: ہاں لیکن اسی وقت جب وہ شخص اس بات میں یقین رکھتا ہو کہ میں اس کو بلند تر درجے میں تیزی کے ساتھ کہیں بہتر انداز میں لے جاؤں گی ورنہ بہتر ہوگا اگر وہ شخص اپنے ہی مرشد سے ہدایت حاصل کرتا رہے جبکہ اس کا یقین واعتماد اپنے ہی مرشد میں زیادہ ہو۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا مرشد کہیں بہتر ہے تو پھر اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کو اس میں ذرہ برابر بھی شک ہے کہ آپ کو نوُر اور آواز کا حصول نہیں ہوا ہے جیسے کہ میں نے پہلے کہا ہے تب آپ میرے پاس آ سکتے ہیں۔ کیوں نکہ روشنی اور آواز ایک حقیقی مرشد کا معیار ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی آپ کو فوری روشنی اور آواز تک نہیں لے جا سکتا تو وہ ایک حقیقی پیشوا نہیں ہوگا۔ مجھے یہ الفاظ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے۔ جنت کا راستہ روشنی اور آواز سے معمور ہے۔

یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے سمندر میں غوطہ لگانے سے قبل آپ کو آکسیجن ماسک اور دوسری چیزیں پہننا ہوتی ہیں۔ الگ الگ مقصد کے لیے الگ الگ چیزیں ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام سادھوں سنتوں کے چاروں طرف نور کا ایک ہالہ ہوتا ہے یہی روشنی ہے۔ جب آپ اس طریقے کی مشق کرتے ہیں تو آپ کے اندر سے ایسی ہی روشنی نکلتی ہے جیسی کہ عیسیٰ مسیح کے عکس کے چاروں طرف نور کا دائرہ دکھایا جاتا ہے۔ جن لوگوں نے معرفت حاصل کر لی ہوتی ہے ان کے چاروں طرف یہ روشنی دکھائی دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ مسیح یا مہاتما بدھ کے عکس کے چاروں طرف یہ دائرہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر لوگ از حد ریاضت کرتے ہیں تب بھی ان کے چاروں طرف یہ روشنی دکھائی دیتی ہے (پیشوا اپنی دانشمندانہ آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں) بہت سے لوگ اس کو دیکھ سکتے ہیں کیا یہاں موجود کچھ لوگوں نے اس کو دیکھا ہے۔ اچھا آپ نے دیکھا ہے۔ تو آپ نے کیا دیکھا؟

س: ہاں، میں نے ہالا دیکھا ہے۔

م: ٹھیک ہے۔لیکن ہالے نور سے الگ ہوتے ہیں ان کا رنگ مختلف ہوتا ہے کبھی یہ کالے ہوتے ہیں کبھی کافی کے رنگ کے یا پھر کبھی پیلے یا لال رنگ کے ان کا انحصار وقت کے مزاج پر ہوتا ہے۔ جب آپ کسی شخص کے چاروں طرف روحانی ہالا دیکھتے تو وہ مختلف ہوتا ہے۔

س: مجھے کوئی سوال تو نہیں کرنا ہے۔میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں راج یوگ کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں نے ہالے دیکھے ہیں۔میرا مطلب ہے اُس وقت۔مجھے اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔

م: اور آپ کو اس وقت وہ دکھائی نہیں پڑ رہا ہے؟ آپ کو بعض وقت دکھائی پڑتا ہے؟

س: نہیں، میں اس وقت مراقبہ نہیں کر رہا ہوں۔

م: اوہ، شاید یہی وجہ ہے کہ آپ کی قوت ضائع ہو رہی ہے۔آپ کو دوبارہ مراقبہ کرنا چاہئے۔ بشرطیکہ آپ بدستور اس میں یقین رکھتے ہیں۔یہ آپ کو تھوڑی بہت مدد کرے گا۔لیکن اس سے آپ کو کوئی نقصان بھی نہیں ہوگا۔ٹھیک؟

س: میں نے آپ کے پرچوں میں پانچ وجدانی اصولوں کے بارے میں پڑھا ہے، ایک بار جب آپ کو گیان حاصل ہو جاتا ہے تو کیا انہیں کے مطابق زندگی گزارنا ہوتی ہے؟

م: ہاں، ہاں، کیونکہ یہی اس عالم کے قوانین ہیں۔

س: میں جنسی بے ضابطگی کے بارے میں سمجھ نہیں سکی ہوں۔

م: اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو دوسرے شوہر کے بارے میں نہ سوچیں (ہنسی) یہ بہت ہی آسان ہے اپنی زندگی کو از حد سادہ رکھیں۔کسی بھی پیچیدگی یا جذباتی جھگڑے سے الگ۔ہاں اس سے دوسروں کے احساسات کو تکلیف پہنچتی ہے۔ہم جذباتی طور پر بھی دوسروں کو نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔ہم اختلافات جذباتی، جسمانی، ذہنی پریشانیوں سے گریز کرتے ہیں خاص طور سے ان لوگوں کے لیے جن سے ہم بے حد پیار کرتے ہیں۔

اگر آپ کے جسمانی تعلقات کسی دوسرے شخص سے ہیں تو اپنے شوہر کو نہ بتائیں کیونکہ اس کو تکلیف ہوگی۔ بس خاموشی سے اس مسئلے کو حل کرلیں اور اس کا اعتراف نہ کریں کیونکہ کچھ لوگ سوچتے ہیں اگر ان کے تعلقات دوسرے لوگوں سے ہیں تو اپنی بیوی یا شوہر کو بتانا ایمانداری یا دانشمندی ہے۔ یہ بالکل مہمل ہے کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ آپ ایک غلطی تو کرہی چکے ہیں تو پھر اس گندگی کو اپنے گھر لاکر دوسروں کو خوش ہونے کا موقع کیوں دیں۔ اگر شوہر یا بیوی کو اس کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہوگا تو اس کو بُرا نہیں لگے گا۔ یہی دوسروں کو تکلیف نہ پہنچانے کا اصول ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے اور دوبارہ یہ غلطی نہیں کرنا چاہیئے۔ یہی بہتر ہوگا کہ اپنے ازدواج سے اس کے بارے میں کوئی بات نہ کریں کیونکہ اس سے اس کو تکلیف ہوگی۔

س: میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے روحانی پیشواؤں کے اندر مزاح کی حِس ہوتی ہے۔ اس روحانی مشق اور مزاح میں کیا تعلق ہے۔

م: اوہ، میرا خیال ہے، چونکہ وہ اپنے اندر خوشی، اطمنان اور بے فکری محسوس کرتے ہیں اس لیے ان کے اندر مزاح کی حِس ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے آپ پر دوسروں پر اور زندگی کی تمام حقیقتوں پر ہنستے ہیں جبکہ بہت سے لوگ ان پر سنجیدگی سے سوچ کر اپنے آپ کو ذہنی کشیدگی میں مبتلا کرلیتے ہیں۔

لیکن بہرحال ہمیں مشق بہم پہنچانا ہی ہوگی۔ اگر ہم کو کل مرنا ہے تو مرجائیں گے، زندہ رہنا ہے تو زندہ رہیں گے۔ اگر نقصان ہونا ہے تو ہوجائے گا۔ اگر ہم کو سب کچھ ملنا ہے تو مل جائے گا۔ شعور وآگہی حاصل کرنے کے بعد ہمیں کافی دانشمندی اور صلاحیت حاصل ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے ہم ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ ہمیں کسی چیز سے خوف محسوس نہیں ہوتا۔ ہمارا ڈر زائل ہوجاتا ہے اور پریشانی ختم۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ذہنی اور قلبی اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ اس دنیا سے ہماری چاہت کم ہوجاتی ہے۔ نفع ونقصان کی قیمت ہمارے لیے کچھ زیادہ نہیں ہوتی اگر ہمیں کچھ یافت ہوتی ہے تو وہ بھی صرف لوگوں کے فائدے کے لیے اور اس فائدے کو ہم دوسروں کے یا اپنے عزیزوں کے فائدے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس کے بعد اپنی زندگی کو کم اہمیت دینا شروع کردیتے ہیں اور دنیاوی عیش وآرام کے لیے جدوجہد چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ ہم گھر میں بیٹھ

کرصرف مراقبہ ہی کرتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہمیں کام بھی کرنا ہوتا ہے۔مثال کے طور پر میں اب بھی کام کرتی ہوں۔ذریعۂ معاش کے لیے میں پینٹنگ کرتی ہوں اور دستکاری بھی۔یہی وجہ ہے کہ میں دوسروں سے عطیات نہیں لیتی ہوں یہاں تک کہ میں اتنا کما لیتی ہوں کہ اس سے دوسروں کی بھی مدد کرسکتی ہوں۔ میں پناہ گزینوں ، قدرتی آفات کے شکار لوگوں اور اسی طرح کے دوسرے مصیبت زدوں کی مدد کرتی ہوں۔ہمیں کیوں کام کرنا چاہیئے؟ ہمارے اندر بے انتہا قابلیت اور صلاحیت ہے اور معرفت حاصل کرنے کے بعد ہماری زندگی بے حد آسان ہوجاتی ہے۔اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ جیسے کوئی فکر ہی نہیں ہے۔قدرتی طور پر ہم آرام وسکون محسوس کرتے ہیں اس طرح ان کے اندر مزاح کی حِس پیدا ہوجاتی ہے۔میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہوگا۔

کیا آپ میرے اندر مزاح پاتے ہیں (سامعین اثبات میں مرشد اعلیٰ کو جواب دیتے ہیں) (سامعین کی ہنسی اور تالیاں) شاید ہوسکتا ہے کہ میرے اندر یہ حس ہو کیا میں اس طرح کی مرشد ہوں؟ چلیئے آپ کی خاطر میں مان لیتی ہوں۔(ہنسی) شاید یہی وجہ ہے کہ آپ لگاتار غیر عارف شخص کی تقریر دو گھنٹے تک نہیں سن سکتے۔اپنا وقت برباد نہیں کرسکتے۔

س: میرا سوال یہ ہے کہ رُوح کے بارے میں بہت سی تھیوریاں اور کہانیاں ہیں۔آپ کا ان کے بارے میں کیا خیال ہے۔اوّل ہم کون ہیں؟ میں کون ہوں؟ اور میں خواہ مخواہ اس فضیحت میں کیوں پڑوں ہم اس سرزمین کو کیوں چھوڑتے ہیں اور ہم واپس اس دنیا میں کیوں جاتے ہیں۔ابھی آپ نے پانچویں دُنیا میں جانے کے بارے میں کہا تھا۔اور یہ کہ اس سے آگے جانا ضروری نہیں ہے۔لیکن اگر اس سے آگے جانا ہو تو اس کا مقصد کیا ہے۔اگر میں لازمی طور پر واپس نہ جاؤں تو اس سے اس کا کیا تعلق ہے۔

م: بہت ہی پُر مزاح بات ہے۔(ہنسی اور تالیاں) ٹھیک ہے۔ پہلا سوال کہ میں کون ہوں اس کے لیے نیویارک میں موجود زین ماسٹر کے پاس جائیں یا پھر دوسرے شخص کی تلاش کے لیے یلو پیجز دیکھیں۔(ہنسی) مجھے اس میں کوئی مہارت حاصل نہیں ہے۔

اور دوسرا سوال کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟ شاید اس لیے کہ آپ نے یہاں رہنا پسند کیا ہے۔ ورنہ ہم خدا کی مخلوق ہیں ہمیں یہاں رہنے پر کون مجبور کرسکتا ہے؟ یہ نام ونہاد خدا کی مخلوق بذات

خودخدا کے نمائندے ہیں۔ ہیں نا؟ کوئی بھی شہزادہ کسی نہ کسی طرح سے بادشاہ کی طرح ہوتا ہے یا پھر وہ مستقبل کا بادشاہ ہوتا ہے۔اس لیے وہ اگر وہاں رہنا چاہتا ہے تو وہ رہتا ہے۔ بہر حال ہم اپنی مرضی سے جنت یا کسی مقام پر رہنے کے لیے آزاد ہیں۔شاید اسی وجہ سے صدیوں قبل ہم نے یہاں رہنا پسند کیا تا کہ نئے نئے ایڈونچروں سمیت بہت سی باتیں سیکھ سکیں۔ کچھ لوگ خطرناک تجربات کرسکیں۔

مثال کے طور پر کوئی شہزادہ جو محل میں رہ سکتا ہو جنگلوں میں گھومنا پسند کرے کیونکہ اس کو فطرت کے بارے میں نئی نئی کھوج کرنا پسند ہے۔ یا پھر دوسری بات بھی ہوسکتی ہے۔ وہ یہ کہ ہم محلوں میں رہ کرا کتا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہاں ہم کو ہر چیز تیار مل جاتی ہے اس لیے ہم کچھ نیا کرنا چاہتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے، شاہی محلوں کے افراد خود کھانا تیار کرنا پسند کرتے ہیں اور نوکروں کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتے۔ اور اس طرح سے وہ تیل روغنی اشیاء میں آپ کولت پت کر لیتے ہیں لیکن یہ ان کو اچھا لگتا ہے۔ یہ بات کسی شہزادے کے شایان شان نہیں ہے پھر بھی یہ ان کو اچھا لگتا ہے۔

اسی طرح سے ایک اور مثال لیجئے کچھ لوگ مجھے اپنی کار میں خود ڈرائیو کر کے لے جانا پسند کرتے ہیں۔ میں جہاں بھی جاتی ہوں لوگ میرا ڈرائیور بننا پسند کرتے ہیں لیکن میں اپنی کار خود چلانا پسند کرتی ہوں۔ میں چھوٹی سی ٹرائی سائیکل چلاتی ہوں جس میں کوئی دھواں نہیں ہوتا جو صرف بجلی سے چلتی ہے دس کلو میٹر فی گھنٹہ لیکن میں اس سے آنا جانا پسند کرتی ہوں۔ کیونکہ میں جہاں بھی جاتی ہوں لوگ مجھے دیکھتے ہیں اس لیے میں اس ٹرائی سائیکل میں ان سے بچ کر جاتی ہوں کیونکہ میں بہت شرمیلی طبیعت کی ہوں۔ پھر بھی میں لیکچر دیتی ہوں کیونکہ ایک طرح سے یہ میرا فرض ہے۔ لوگ مجھے پھر بھی ڈھونڈ نکالتے ہیں اور اس طرح سے میں نے بہت شہرت حاصل کی ہے۔ میں ان سے بچ نہیں سکتی لیکن کبھی کبھی میں دو تین مہینوں کے لیے غائب ہو جاتی ہوں۔ بالکل اسی طرح سے جیسے کہ کوئی بیوی اپنے غالب شوہر سے بچنا چاہتی ہے۔ اور یہ مجھے اچھا لگتا ہے۔

شاید اسی وجہ سے ایسے ہی آپ نے بھی یہاں رہنا پسند کیا ہے اور شاید وقت آ گیا ہو کہ آپ یہاں سے جائیں کیونکہ آپ نے اس دنیا کے بارے میں کافی کچھ سیکھ لیا ہے اور آپ محسوس کر رہے ہوں کہ اب یہاں سیکھنے کو اور کچھ نہیں بچا ہے اور یہ کہ آپ زندگی کا سفر کرتے کرتے تھک گئے ہوں۔ لہٰذا اب آپ آرام کرنا چاہتے ہیں۔ گھر جائیے پہلے آرام کیجئے۔ اور پھر سوچئے کہ آپ کو دوبارہ جانا ہے یا نہیں

کسی ایڈونچر سے پُرسفر پر بس مجھے یہی کہنا ہے۔

نیز آپ اُس دنیا میں کیوں جانا چاہتے ہیں؟ پانچویں پر ہی کیوں چھٹی پر کیوں نہیں؟ یہ آپ پر منحصر ہے۔ پانچویں دنیا کے بعد جہاں آپ جانا پسند کریں۔ عالم بالا میں بہت سے درجات ہیں لیکن اسی درجے میں رہنا کہیں زیادہ فطری اور آرام دہ ہے۔ عالم بالا میں جانے کے لیے کہیں زیادہ قوت چاہیئے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کچھ دیر کے لیے وہاں پہنچ جائیں مگر وہاں ٹھہرنا پسند نہیں کریں گے۔

مثلاً آپ کا مکان بہت خوبصورت ہے لیکن اس مکان میں کچھ ایسے حصے ہیں جو آرام گاہیں ہیں لیکن آپ یہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آرام کرنا پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ کہ یہ آپ کے گھر سے الگ ہے یہ ایسا ہی جیسے کہ پہاڑ کا اوپری حصہ بہت ہی خوبصورت لگتا ہے لیکن یہ آرام کرنے کے قابل نہیں لگتا۔ یا یہ کہ پھر آپ کے گھر کا جنریٹر روم جہاں بہت شور ہوتا ہے دھول گرمی اور خطرات ہوتے ہیں لیکن پھر بھی آپ یہاں رہنا پسند نہیں کرتے حالانکہ وہ آپ کے گھر کے لیے بہت مفید ہوتا ہے۔

خدا کی ذات کے بہت سے پہلو ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے ہمیشہ یہ سوچتے ہیں کہ جتنی بلندی پر ہم جائیں گے۔ اتنا ہی اچھا لگے گا۔ محبت کی کئی قسمیں ہیں حد سے زیادہ گرم جوش محبت، مضبوط بندھن والی محبت ہلکی پھلکی محبت، بے لوث محبت ان سب کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ہم کیا پسند کرتے ہیں۔ خدا نے ہمیں مختلف اقسام کی محبتیں عطا کی ہیں۔ مختلف درجات، مختلف قسم کے پیار عطا کرتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی یہ بہت مضبوط ہوتا ہے

س: ہمارے چاروں طرف بے حد تباہی وبربادی ہے۔ ماحولیاتی تباہی، جانوروں پر مظالم، ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ تو اس تباہی وبربادی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے روحانی طور پر جو لوگ کوشش کررہے ہیں ان کے بارے میں آپ کیا مشورہ دینا پسند کریں گی؟ اور آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ اس دنیا سے اوپر جانا ہی ہمارے لیے کافی ہے تاکہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ ہم اپنے پیچھے کیا چھوڑ کر جارہے ہیں اور کیا یہ آپ محسوس کرتی ہیں کہ ان پریشانیوں سے چھٹکارے کے لیے ہماری کیا ڈیوٹی ہے؟ اور کیا اس سے ہمیں فائدہ ہوگا۔

م: بالکل فائدہ ہوگا۔ کم ازکم ہمارے لیے تو یا ہمارے ضمیر کے لیے بھی کیونکہ ہم یہ محسوس کرتے

ہیں کہ ہم کچھ کررہے ہیں۔اور ہم نے بنی نوع انسان کو پریشانیوں سے چھٹکارہ دلانے کے لیے بہتر سے بہتر کوشش کی۔ میں یہی کررہی ہوں آپ جو کچھ بھی پوچھ رہے ہیں میں وہی کررہی ہوں میں نے یہی کیا ہے، یہی کرتی ہوں اور یہی کروں گی۔

جیسے میں نے پہلے بھی کہا ہے تباہی و پریشانی کے دوران ہم نے مختلف تنظیموں اور کبھی کبھی مختلف مما لک کی مالی مدد کی ہے اور اگر میں یہ کہوں تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔مگر چونکہ آپ نے پوچھا ہے تو میں کہہ رہی ہوں کہ ہم نے پچھلے سال فلپینی لوگوں کی مدد کی تھی۔ نیز ہم نے اولاک اور چین وغیرہ میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی مدد کی تھی۔آج کل بھی ہم اولاک کے پناہ گزینوں کی مدد کرنے کی کوشش کررہے ہیں تاکہ اقوام متحدہ کا بوجھ کم ہوسکے۔اگر اقوام متحدہ اس کو پسند کرے لیکن ہم اس کی کوشش کررہے ہیں ہم ان کی مالی امداد کررہے ہیں۔اور ان کو بسانے کی کوشش کررہے ہیں بشرطیکہ اقوام متحدہ اس کو پسند کرے۔

ہم نے اس طرح کے بہت سے کام کیے ہیں جن کی آپ نے درخواست کی تھی۔اور جہاں تک ممکن ہوسکے گا ہم ماحولیات کی کثافت دور کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔اس طرح سے ہم دنیا کی پریشانیوں کو دور کرنے اور ان کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے میں بھی مدد کرتے ہیں۔روحانی اور مادّی دونوں لحاظ سے —بالکل— کچھ لوگ نہیں چاہتے کہ وہ روحانی طور پر مجھ سے استفادہ حاصل کریں۔ وہ صرف مادّی مدد چاہتے ہیں۔لہٰذا ہم ان کی روحانیاتی مادی مدد کرتے ہیں۔اور یہی سب کچھ کرنے کے لیے مجھے روپیہ کمانا پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ میں لوگوں کے عطیات پر زندہ رہنا نہیں چاہتی۔میرے تمام سادھو اور پیروکار آپ کی سب کی طرح کام کرتے ہیں اور پھر اس کے علاوہ ہم روحانی طور پر بھی مدد کرتے ہیں اور دنیا کی پریشانیوں کو دور کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ہمیں یہ کرنا ہی ہے۔ہم تمام دن سمادھی میں بیٹھ کر اس سے لطف اندوز نہیں ہوسکتے۔ یہ کام تو کوئی خودغرض بدھ (عارف) ہی کرسکتا ہے۔ایسے لوگوں کی ہمارے درمیان کوئی گنجائش نہیں (ہنسی)۔

س: آپ نے اس درجے کی بات کی جہاں پر کوئی آدمی شعور وآگہی حاصل کرتا ہے اور جس سے وہ قوت حاصل کرتا ہے۔تو اگر ان قوتوں کے بارے میں آپ کو معلوم ہے لیکن آپ کو یہ نہیں معلوم کہ وہ آپ کے اندر موجود ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ان کو محسوس کرلیتی ہیں۔آپ ان تک کس طرح رسائی

حاصل کرتی ہیں۔ یا ان تک رسائی حاصل نہیں کرتی ہیں؟ اب اگر آپ کی رسائی ان تک نہیں ہوتی ہے تو آپ کیا چاروں طرف ہونے والے حالات کی وجہ سے صبر کا دامن نہیں چھوڑ دیتیں۔ جیسا کہ آپ دیکھتی ہیں۔ آپ کو یہ طریقہ کار دھیما لگتا ہے جبکہ آپ کو معلوم ہے آپ کسی عبادت یا دعا سے کسی پریشانی کا جلد حل حاصل کرسکتی ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے اور کوئی شخص فوری مقصد حاصل کرنے کے لیے کس طرح ان تک رسائی حاصل کرسکتا ہے؟ آپ میرا مطلب سمجھ رہی ہیں نا۔

م:　　　ہاں بخوبی، آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب ہمارے اندر چیزوں کے بدلنے کی طاقت آجاتی ہے اور ہمارے چاروں طرف کی چیزوں میں بہت ہی بیوروکریٹک انداز میں، دھیمے انداز میں تبدیلی آتی ہے تو آپ ان کو کس طرح برداشت کرتی ہیں۔ ٹھیک ہے نا؟ یا کیا آپ صرف عبادت یا دعا یا پھر کسی جادو یہاں تک کہ صرف انگلی کے ایک اشارے پر ان کو بدل سکتی ہیں۔ ٹھیک؟ نہیں۔ میرے اندر قوت برداشت ہے کیونکہ میں دنیا کی رفتار کے حساب سے ہی کام کرتی ہوں اور کسی قسم کی گڑ بڑی پھیلانا نہیں چاہتی۔

مثال کے طور پر کوئی بچہ دوڑ نہیں سکتا۔ حالانکہ آپ جلدی میں ہیں پھر بھی یا دوڑ کر آپ بچے کو لڑکھڑانا یا گرانا نہیں چاہیں گے اس لیے ہمیں تحمل کا مظاہرہ کرنا پڑے گا۔ حالانکہ ہمارے پاس دوڑنے کی طاقت ہوتی ہے پھر بھی ہم بچّے کے ساتھ چلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے میں کبھی کبھی بہت مایوس یا بے صبر ہو جاتی ہوں لیکن میں اپنے آپ کو صبر کی تلقین کرتی ہوں کیونکہ مجھے پناہ گزینوں کی مدد کے لیے ایک ملک سے دوسرے ملک کے سربراہ کے آگے سر جھکانا ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمیں مالی استحکام چاہیئے۔ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہوگا وہ سب دے دیں گے چاہیں وہ لاکھوں اربوں ڈالر ہی کیوں نہ ہوں ہمیں اس بیوروکریٹک نظام کو ماننا ہی پڑتا ہے۔ مثال مشہور ہے۔ دنیا کو وہی دو جس کی وہ مستحق ہے۔

میں اقوام متحدہ پر کسی قسم کی تنقید نہیں کررہی ہوں۔ نہ ہی اس کے کام کی رفتار کو بڑھانا چاہتی ہوں اگر ہم روحانی یا جادوئی طاقت کا استعمال کریں تو دنیا میں تباہی پھیل جائے گی۔ ہمیں دنیا کے انداز میں ہی کام کرنا ہوگا۔ البتہ میں ہم روحانی علاج، روحانی دانشمندی و فہم سے لوگوں میں بیداری بڑھا سکتے ہیں۔ ہم ان کو تعلیم دے سکتے ہیں جس کے وہ خواہشمند ہیں یا پھر ہم ان سے تعاون کرسکتے ہیں۔ یہی بہترین طریقہ ہے۔ میں کبھی بھی زندگی کے کسی بھی مسئلے میں جادوئی طاقت کا ارادتاً استعمال نہیں کرتی ہوں۔ سوائے ان معجزات کے جو روحانی مشق کرنے والوں سے سرزد ہوتے ہیں۔ یہ بہت ہی فطری ہے

نہ کہ سہواً۔ہم کوئی زبردستی نہیں کرتے کیونکہ یہ صحیح نہیں ہے ۔ بچہ دوڑ نہیں سکتا۔ ٹھیک ہے نا؟ آپ کو میرے جواب سے تشفی ہوئی؟

اگر ان میں سے کسی جواب سے آپ کی تشفی نہیں ہوئی ہے تو مجھے بتائیں تا کہ میں اس کی مزید وضاحت کرسکوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بے حد ذہین ہوں گے کیونکہ آپ کا تعلق دنیا کے سب سے ذہین اور چنندہ لوگوں میں سے ہے اس لئے میں مزید تشریح نہیں کروں گی۔

یہ کتنی اچھی بات ہے کہ اقوام متحدہ موجود ہے۔ ہاں، اس کی وجہ سے دنیا میں کئی اختلافات اور جنگوں کو ٹالا جاسکا ہے، حالانکہ ان کو بالکل ہی ختم نہیں کیا جاسکا ہے۔لیکن میں نے اقوام متحدہ کے بارے میں آپ کی کتابیں پڑھی ہیں۔ دیکھا جائے تو ہر آدمی کے اندر ایک اقوام متحدہ موجود ہے۔ میں نے اقوام متحدہ کے کاموں کا مطالعہ بھی کیا ہے۔اور میں یرغمالیوں کو رہا کرانے کے لئے اقوام متحدہ کی مہارت اور کوششوں کی معترف ہوں جو دیگر لوگوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ راحت رسانی کا جو کام پوری دنیا کی طاقت نہیں کرسکتی تھی اس کو اقوام متحدہ کے کمشنر نے کر دکھایا۔ ہاں بہت سے سنگین حالت ___ کسی بھی قسم کی تباہ و بربادی میں راحت رسانی، یا پھر پناہ گزینوں کے مسائل وغیرہ وغیرہ۔

جیسا میں نے سنا ہے آپ پر تقریباً دو ملین پناہ گزینوں کی ذمہ داری ہے۔ ہے نا؟ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اس کی وجہ جنگ اور دیگر مسائل بھی ہیں۔اس لئے یہ کتنی اچھی بات ہے کہ ان سب سے نپٹنے کے لئے اقوام متحدہ موجود ہے۔

س: اپنے دانشمندانہ خیالات وافکار ہم تک پہنچانے کے لئے بہت بہت شکریہ۔ مرشد اعلیٰ چنگ ہائی۔ دنیا میں تیزی سے بڑھتی آبادی اور اس سے منسلک ماحولیاتی کثافت اور غذا کی مانگ میں مسلسل اضافہ سے متعلق میرا ایک سوال ہے؟ اس بڑھتی ہوئی آبادی پر کیا اپنے خیالات کا اظہار پسند کریں گی۔ کیا یہ دنیا کے کرم ہیں؟ یا اس سے مستقبل میں کسی کرم کی تشکیل ہوگی۔

م: دنیا میں لوگوں کی زیادہ تعداد ہونا اچھی بات ہے ہے نا؟ بھیڑ بھاڑ، شور شرابا، سیر وتفریح۔ ہے نا؟ (ہنسی) درحقیت اس کی وجہ آبادی میں اضافہ نہیں ہے بلکہ دنیا کے اندر ان کے پھیلاؤ میں غیر یکسانیت ہے۔لوگ صرف چند مقامات پر اکٹھا ہو گئے ہیں بس گئے ہیں اور وہ دوسرے مقامات

پر جانا نہیں چاہتے ۔بس اتنی سی بات ہے ۔ ہر ملک میں ایسی بہت سی جنگلاتی زمین ہے جس کا اب تک استعمال نہیں کیا گیا ہے جنگلات سے پُر ایسے بہت سے ہرے بھرے جزیرے، پلیٹو ہیں جواب تک غیر آباد ہیں ۔مثال کے طور پر لوگ نیویارک میں ہی بسنا چاہتے ہیں (ہنسی) کیونکہ سہولیات زیادہ ہیں ۔اگر کوئی حکومت یا ملک ایسے مقامات پر روزگار کے مواقع پیدا کرے،صنعت کاری کرے تو لوگ وہاں جانا اور بسنا ضرور پسند کریں گے۔ وہ صرف ان مقامات پر رہنا پسند کرتے ہیں کیونکہ وہاں روزگار حاصل کرنا آسان ہوتا ہے یا پھر وہ وہاں محفوظ ہوتے ہیں ۔اگر حفاظت ،تحفظ ،اور روزگار وہاں پر مہیا کرایا جائے تو لوگ وہاں جانا اور رہنا ضرور پسند کریں گے ۔ وہ وہاں ذریعہ معاش اور تحفظ کے لئے جائیں گے یہ بالکل ہی فطری بات ہے۔

اس لئے ہمیں آبادی میں اضافے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں لوگوں کو روزگار کے مواقع ، رہائش اور تحفظ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کہیں زیادہ منظّم ہونے کی ضرورت ہے۔ پھر ہر مقام ایک سا ہو جائے گا اور ہم آبادی میں اضافے سے بوجھل نہیں ہوں گے۔

اوراب رہا غذا سے متعلق آپ کا دوسرا سوال تو اس کے بارے میں آپ بہتر جانتے ہیں کیونکہ امریکہ میں رہنے کی وجہ سے ہمارے پاس دنیا کو محفوظ رکھنے کے بارے میں بہت سی معلومات ہیں ۔سبز غذا، دنیا کے مسائل کو محفوظ رکھنے کی وجہ سے بہترین غذاؤں میں سے ہےاس سے دنیا کی تمام آبادی کے لئے غذا فراہم کی جاسکتی ہے لیکن ہم اس کو اس سبز غذا کو، بجلی ، دواؤں اور جانوروں پر خرچ کرنے میں ضائع کرتے ہیں ۔ جب کہ لوگ اس کو براہ راست غذا کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں اور تیسری دنیا کے بہت سے ممالک پروٹین سے بھر پور سبز غذاؤں کو سستے داموں پر فروخت کر دیتے ہیں ۔لیکن اس سے دنیا کے دوسرے ممالک کی آبادی کو کوئی مدد نہیں ملتی ۔اگر ہم اس سبز غذا کو یکساں طور پر پوری دنیا میں توسیع دیں تو یہ نہ صرف ہمارے لئے جانوروں کے لئے بلکہ پوری دنیا کے لئے مفید ہو گا۔

میگزین وغیرہ میں شائع تحقیقات کے مطابق کہ اگر ہر آدمی سبزی خور ہو جائے تو دنیا کا کوئی آدمی بھوکا نہیں رہے گا۔ نیز ہمیں منظّم بھی ہونا پڑے گا۔ میں ایک شخص کو جانتی ہوں جو چاول کے چھلکوں یہاں تک کہ دودھ سے بھی تغذیہ سے بھر پور غذا تیار کر لیتے ہیں ۔ہم نے کچھ دن قبل ان صاحب سے گفتگو بھی کی تھی ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے اس پر تین لاکھ ڈالر خرچ کئے تھے اور وہ سری لنکا میں ۔

غریب، ناقص تغذیہ کے شکار، ماؤں وغیرہ جیسے چھ لاکھ لوگوں کو غذا مہیا کرا سکتے ہیں۔ بہت ہی عمدہ بات ہے غذا کی کوئی کمی نہیں ہے بلکہ ہم دنیا میں اپنے طرز و عمل سے قدرتی وسائل کو برباد کررہے ہیں۔ خدا نے ہم کو یہاں بھوکا رہنے کے لئے نہیں بھیجا ہے بلکہ ہم خود ہی اپنے آپ کو بھوکا مار رہے ہیں۔

اس لئے ہمیں اس پر از سرنو غور کرنا ہوگا۔ اور اس کے لئے ہمیں بہت سے ممالک کی حکومتوں کی نظر کرم درکار ہوگی۔ انہیں اپنی پرواہ کرنے کے بجائے مناسب ایمانداری سے عزت و وقار سے اور پختہ ارادے سے، ہماری طرف دیکھنا ہوگا۔ اگر ہم پر تمام ملکوں کی نظر کرم ہوجائے تو ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔

ہمارے پاس موثر قیادت، عمدہ اقتصادی تنظیم دانشمند حکمراں اور ایماندار حکومتیں ہونا چاہئے۔ لیکن یہ سب اس وقت جلد ممکن ہوسکتا ہے جب متعدد لوگ، بیشتر لوگ یا تمام روحانیت کی طرف مائل ہوجائیں۔ تب ان کے اندر نظم و ضبط پیدا ہوگا اور وہ قوانین پر عمل کرسکیں گے اور وہ جان لیں گے کہ کس طرح وہ ایماندار اور پاک صاف رہ سکتے ہیں اور وہ اپنی دانشمندی کا استعمال بھی کرسکیں گے اور پھر وہ بہت سی چیزوں کے بارے میں سوچ سکیں گے اور اپنی زندگیوں کو منظّم کرسکیں گے۔

س: یہ بہت مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ جیسا کہ میرا خیال ہے، جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ماحولیات پر جو مضر اثرات مرتب ہورہے ہیں اس کی وجہ سے آج آبادی میں اضافہ کی وجہ سے اس بیسویں صدی میں جدید زندگی گزارنے کے لئے زمین کی مانگ، رہائشی سہولیات کے مطالبے میں اضافہ ہے۔

مثال کے طور پر، برازیل میں جنگلوں کا غلط استعمال ہورہا ہے۔ وہاں کے استوائی جنگلوں کو تباہ کیا جارہا ہے۔ وہاں کی زمین بنجر ہورہی ہے جس کا نتیجہ سیلاب کی شکل میں ظاہر ہورہا ہے۔ اور سارے مسائل کو کسی بھی طرح سے آبادی میں زیادتی سے لاتعلق قرار نہیں دیا جاسکتا۔

م: ہاں اس دنیا میں ہر چیز ایک دوسرے سے متعلق ہے اور اس کا حل مسئلے کی جڑ ڈھونڈ کر ہی نکالا جاسکتا ہے نہ کہ اس کے اوپری علاج سے اور یہ جڑ ہے روحانی استحکام سمجھے (تالیاں)

لہٰذا ہم سب کو جو کرنا ہے وہ یہ ہے، جہاں تک ہم جانتے ہیں کہ روحانی پیغام کو عام کیا جائے

اور روحانی نظم وضبط کو فروغ دیا جائے جس کی لوگوں کے اندر کمی ہے یہ ٹھیک ہے کہ مشین کا پلگ بجلی کے ساکیٹ میں لگا کر کچھ لائٹیں وائٹیں جلا کر اور تھوڑی بہت موسیقی سن کر سمادھی لگائی جاسکتی ہے لیکن اگر آپ کے اندر اخلاقی نظم وضبط نہیں ہے تو اس قوت کا بعض اوقات غلط استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے آپ اپنے آپ کو روک نہیں سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے گروپ میں اصول وضوابط کی تعلیم دیتے ہیں کیونکہ یہ بہت ضروری ہوتے ہیں، ہم کو یہ جان لینا ہوتا ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور اپنی قوت کو کہاں استعمال کرنا ہے۔ بنا پیار و محبت، ہمدردی بنا اخلاقی اقدار کو سمجھے یہ قوت بے کار ہے۔ یہ کالے جادو کی طرح ہو جاتی ہے ہاں۔ اسی مقام سے کالا جادو شروع ہوتا ہے۔

لہٰذا، معرفت حاصل کرنا تو آسان ہے لیکن اس پر صحیح عمل درآمد بے حد مشکل ہے۔ ہمارے عقیدے میں، اگر آپ سچائی کے ساتھ نظم وضبط کے پابند نہیں ہیں اور آپ کے اندر اخلاقی اقدار کا فقدان ہے تو مرشد اعلیٰ آپ سے قوت چھین لیں گے تاکہ آپ ان کا غلط استعمال کر کے معاشرے کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ بس یہی فرق ہے۔ مرشد اعلیٰ کے پاس کنٹرول ہے، قوت ہے۔

ہاں، میں آپ کے دانشمندانہ سوالات سے بے حد خوش ہوں، بہت ہی دانشمندانہ سوالات کیئے گئے۔

جیسا کہ آپ نے کہا کہ لوگ غلط کام کرتے ہیں جیسے زمین کی بد استعمالی کیونکہ ان کو عقل نہیں ہے۔ وہ ایسے کام اس لئے کرتے ہیں کیونکہ ان کو سمجھ نہیں ہے اس لئے مسئلے کی جڑ عقل و دانش، روحانیات اور عرفان حاصل کرنے میں ہے۔

میں آپ کی توجہ کی مشکور ہوں۔